﴿.....اِنَّ الفَضلَ بِيَدِ اللهِ يؤتِيهِ مَن يشاء☆﴾(آل عمران:٧٤) ﴿.....عَسٰی اَن يَبعَثَكَ رَبكَ مَقَاماً محمودا﴾ (بنی اِسرائیل:٨٠)

هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد٦ جمعۃ المبارک ٢٣/جولائی ١٩٩٩ء شمارہ ٣٠
٩/ربیع الثانی ١٤٢٠ہجری ☆ ٢٣/وفا ١٣٧٨ہجری شمسی

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

اس روحانی جلسہ میں کئی روحانی فوائد اور منافع ہونگے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے

”.......... سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پروانہ رکھنا، ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی اور چونکہ ہر یک کے لئے بباعث ضعف فطرت یا کمی مقدرت یا بُعد مسافت یہ میسر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اٹھا کر ملاقات کے لئے آوے۔ کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی ایسا اشتعال شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے پر روا رکھ سکیں۔ لہذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا چاہے بشرط صحت وفرصت وعدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں۔.......... اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔ اور ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی انہیں بخشے۔ اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر ایک نئے سال میں جس قدر بھائی اس جماعت میں داخل ہونگے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتۂ تودد وتعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔ اور جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اس جلسہ میں اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی۔ اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہ حضرت عزت جلشانہ کوشش کی جائے گی۔ اور اس روحانی سلسلہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہونگے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے“۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول، مطبوعہ لندن صفحہ ٣٠٢،٣٠٣)

تلاوت قرآن کا سلیقہ

حضرت بشیر بن عبد المنذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص قرآن مجید خوش الحانی سے اور سنوار کر نہیں پڑھتا اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

(سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ باب یستحب الترتیل)

مشکلات قرآن کے حل کا ایک گُر

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی تقریر جلسہ سالانہ ١٩١٢ء کا ایک اقتباس:

”ایک وقت میں نے حضرت مرزا صاحب سے دریافت کیا تھا کہ مقابلہ کے وقت قرآن کے بعض مشکلات ہوتے ہیں ان کا کیا کیا جائے؟ کہنے لگے تم نے کیا سوچا۔ میں نے کہا یا تو ان کا ذکر ہی چھوڑ دیا جائے یا الزامی جواب دے کر ٹال دیا جائے۔ ہنس کر کہنے لگے کہ جو بات خود نہیں مانتے دوسروں کو کیوں منواتے ہو۔ پھر فرمایا ہم تم کو ایک گُر بتائیں جو سوالات تم کو نہیں آتے ان کو خوشخط لکھ کر جہاں تمہارا زیادہ گزر ہے وہاں لٹکا دو تاکہ بار بار ان پر نظر پڑے۔ خدائے تعالیٰ خود ہی سمجھا دے گا۔ میں نے اس کا مطلب صوفیانہ رنگ میں لے لیا کہ دل میں لٹکاتے ہیں یعنی ان سوالات کا ہر وقت تصور رکھیں گے۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے اس قسم کے سب سوالات سمجھا دئے جو میری تصانیف میں موجود ہیں“۔ (اخبار بدر ١٣/مارچ ١٩١٣ء صفحہ ٤٢)

☆......☆......☆......☆

تلاوت قرآن کریم کے مقاصد

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

☆......”قرآن کی تلاوت کی اصل غرض تو یہ ہے کہ اس کے حقائق اور معارف پر اطلاع ملے اور انسان ایک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرے۔ یاد رکھو کہ قرآن شریف میں ایک عجیب وغریب اور سچا فلسفہ ہے۔ اس میں ایک نظام ہے جس کی قدر نہیں کی جاتی۔ جب تک نظام اور ترتیب قرآن کو مدنظر نہ رکھا جاوے اور اس پر پورا غور نہ کیا جائے قرآن کریم کی تلاوت کے اغراض پورے نہ ہونگے۔

(الحکم ٣١/مارچ ١٩٠١ء)

☆......”خوش الحانی سے قرآن پڑھنا بھی عبادت ہے“۔

(الحکم ٢٤/مارچ ١٩٠٣ء)

خلافت رابعہ کے دور کے بعض مزید احمدی شہداء مردوزن کا تذکرہ

(خلاصہ خطبہ جمعہ ٩/جولائی ١٩٩٩ء)

لندن (٩/جولائی): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورۃ البقرہ کی آیات ١٥٤، ١٥٥ کی تلاوت کی اور پھر گزشتہ خطبہ کے مضمون کے تسلسل میں آج بھی شہداء احمدیت کا تذکرہ جاری رکھا۔ چنانچہ آج خلافت رابعہ کے دور کے شہداء کے ذکر میں چند مزید شہداء کا ذکر خیر فرمایا۔

سب سے پہلے آج حضور انور ایدہ اللہ نے مکرم محمود احمد صاحب اٹھوال شہید پنوں عاقل سندھ، تاریخ شہادت ٢٩/جولائی ١٩٨٥ء کا ذکر فرمایا۔ حضور نے بتایا کہ فروری ١٩٨٢ء میں ان کے ماموں زاد بھائی مقبول احمد صاحب کو شہید کیا گیا تھا۔ آپ کے علاقہ میں احمدیت کی شدید مخالفت تھی مگر آپ بڑی جرأت سے اپنی جگہ ڈٹے رہے۔ ملاں لوگوں کو آپ کے قتل پر مسلسل بھڑکاتے رہے۔ ٢٩/جولائی ١٩٨٥ء کو جب آپ ایک دوست کو ملنے باہر گئے تو آپ کا چودہ سالہ بیٹا بھی ساتھ تھا۔ واپسی پر تین آدمیوں نے اچانک گلی سے نکل کر آپ پر حملہ کر دیا اور آپ وہیں شہید ہو گئے۔

مکرم مرزا منور بیگ صاحب شہید چونگی امر سدھو لاہور۔ تاریخ شہادت ١٨/اپریل ١٩٨٦ء۔ آپ کو ١٧/اپریل کو ایک معاند احمدیت نے فائر کر کے زخمی کر دیا اور اگلے روز آپ کی ہسپتال میں وفات ہوئی۔ آپ تبلیغ کا بہت شوق رکھتے تھے۔

مکرم سید قمر الحق صاحب شہید سکھر اور مکرم راؤ خالد سلیمان صاحب شہید کراچی۔ مکرم قمر الحق صاحب مکرم سید حکیم عبد الہادی صاحب مونگھیری کے بیٹے تھے۔ سکھر میں ایک سکول میں ٹیچر تھے۔ یکم رمضان المبارک مورخہ ١١/مئی ١٩٨٦ء صبح سات بجے آپ گھر سے سکول جانیکے لئے پیدل روانہ ہوئے۔ کراچی کے ایک مخلص خادم راؤ خالد سلیمان صاحب بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ راستے میں پانچ نامعلوم افراد نے آپ پر خنجروں اور کلہاڑیوں سے حملہ کر دیا اور اس کے نتیجہ میں دونوں شہید ہو گئے۔ راؤ خالد سلیمان صاحب گوجرہ کے رہنے والے تھے۔ اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ شہادت سے دو تین سال پہلے بیعت کی تھی۔ سکھر میں حالات کے پیش نظر مقامی جماعت کی امداد کے لئے رضاکارانہ طور پر آئے ہوئے تھے۔

ہدیۂ عقیدت بحضور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اپنے لہجے کو خوش گلو کرتا
کاش میں اُن سے گفتگو کرتا

ان کے بھیجے ہوئے دلاسوں سے
دل کے زخموں کو میں رَفو کرتا

ان کی نازک مزاج باتوں سے
خیمۂ جان مشکبو کرتا

آپ کے پاس رہ کے ہر لحہ
آپ کی دِید سے وضو کرتا

☆......☆......☆......☆......☆

جلوۂ حسنِ رخِ یار جہاں ہوتا ہے
سجدۂ شوق مرے دل کا وہاں ہوتا ہے
ساری دنیا کے غموں کو میں اٹھاؤں ہنس کر
ہجر کا بار اٹھاؤں ۔ یہ کہاں ہوتا ہے
اُس کی باتوں پہ پرائے بھی یقیں رکھتے ہیں
اُس کی آنکھوں پہ سمندر کا گماں ہوتا ہے

(طاہر عدیم۔ جرمنی)

مکرمہ رخسانہ طارق صاحبہ شہیدہ مردان۔ تاریخ شہادت ۹ر جون ۱۹۸۶ء۔ شہیدہ کا تعلق سرگودھا سے تھا اور آپ مکرم مرزا خان محمد صاحب کی بیٹی تھیں۔ آپ کو عید کے روز آپ کے خاوند کے بڑے بھائی نے گولیوں سے فائر کر کے شہید کر دیا۔

مکرم بابو محمد عبد الغفار صاحب شہید حیدر آباد۔ تاریخ شہادت ۹ر جولائی ۱۹۸۷ء۔ ایک لمبے عرصہ تک آپ امارت کے عہدہ پر فائز رہے۔ ایک نڈر داعی الی اللہ تھے۔ ۹ر جولائی کو دوپہر ایک بجے اپنی دکان پر بیٹھے تھے کہ ایک درندہ صفت ملاں نے آکر آپ کو چھری کے پے در پے وار کر کے شہید کر دیا۔

مکرم غلام ظہیر احمد صاحب شہید۔ سوہاوہ ضلع جہلم۔ تاریخ شہادت ۲۵ر فروری ۱۹۸۷ء۔ آپ مکرم شیخ بشیر احمد صاحب کے صاحبزادے تھے۔ ۲۵ر فروری ۱۹۸۷ء کی رات بعض نامعلوم افراد نے فائر کر کے شہید کر دیا۔

مکرم ڈاکٹر منور احمد صاحب شہید سکرنڈ۔ تاریخ شہادت ۱۴ر مئی ۱۹۸۹ء۔ آپ بہت بہادر انسان تھے۔ آپ کی اہلیہ نے آپ کی شہادت سے قبل ایک خواب دیکھا جس کی تعبیر آپ سمجھ گئے تھے اور فرمایا کہ جو رات قبر میں آنی ہے وہ باہر نہیں آئے گی۔ شہادت کے دن کلینک میں دو آدمی آئے اور گولیاں برسا کر آپ کو وہیں شہید کر دیا۔

مکرم نذیر احمد صاحب ساقی شہید، مکرم رفیق احمد ثاقب صاحب، عزیزہ نبیلہ بنت مکرم مشتاق احمد صاحب چک سکندر ضلع گجرات۔ تاریخ شہادت ۱۶ر جولائی ۱۹۸۹ء۔ ۱۶ر جولائی کو جب مخالفین احمدیت نے چک سکندر پر چاروں طرف سے حملہ کر دیا۔ اس حملہ کے دوران احمدیوں کے قریباً ۶۴ مکانات جلائے گئے اور کھلے بندوں لوٹ مار کی گئی۔ اس دوران یہ تینوں شہادتیں ہوئیں۔ عزیزہ نبیلہ شہیدہ کی عمر صرف دس سال تھی۔

مکرم ڈاکٹر عبد القدیر جدران صاحب شہید۔ تاریخ شہادت ۲ر اگست ۱۹۸۹ء۔ آپ کے والد بزرگوار تین سو تیرہ صحابہ مسیح موعودؑ میں سے تھے۔ ۱۹۸۴ء میں جب حالات خراب ہوئے تو کئی دفعہ آپ کو دھمکی آمیز خطوط آئے کہ ہم تمہیں قتل کر دیں گے مگر آپ بالکل مرعوب نہ ہوئے بلکہ شہادت کی دعا مانگا کرتے تھے۔ ایک روز ایک شخص اپنے آپ کو مریض ظاہر کر کے دوکان میں آیا اور آتے ہی فائر کر کے آپ کو شہید کر دیا۔ مکافات عمل کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ضلع نواب شاہ کا وہ بااثر زمیندار جس کی ایماء پر اس علاقہ کے احمدی ڈاکٹروں کی شہادتیں ہوئیں اس کی موت اپنے اندر ایک عبرت کا نشان رکھتی ہے۔ اس کے جوان بیٹے نے گھر والوں سے باہمی مشورہ کے بعد اپنے باپ کو رات سوتے میں گولی ماری اور اسکی بیوی اور بیٹیوں نے مل کر اس کا گلا دبایا یہاں تک کہ وہ مر گیا۔

مکرم ڈاکٹر عبد القدوس صاحب شہید، قاضی احمد، نواب شاہ۔ تاریخ شہادت ۲۷ر ستمبر ۱۹۸۹ء۔ آپ ڈاکٹر عبد القدیر جدران کے بڑے بھائی تھے۔ ۲۸ر ستمبر کو جب آپ ایک مریض کو دیکھ کر واپس آرہے تھے کہ راستہ میں آپ پر پستول کا فائر کر کے شہید کر دیا گیا۔

مکرم مبشر احمد صاحب شہید، تیماپور، کرناٹک (بھارت)۔ تاریخ شہادت ۳۰ر جون ۱۹۹۰ء۔ ۳۰ر جون کو جب ایک احمدی خاتون کی وفات پر جنازہ اٹھانے کے لئے مقامی مسجد کی انتظامیہ سے ڈولا حاصل کرنے کے لئے چند احمدی افراد گئے تو ایک جم غفیر نے ان پر لاٹھیوں اور پتھروں سے حملہ کر دیا۔ اس حملہ میں چند احمدی سخت زخمی ہو گئے جن میں سے مکرم مبشر احمد صاحب موقع پر ہی شہید ہو گئے۔

مکرم نصیر احمد صاحب علوی شہید۔ دوڑ ضلع نوابشاہ، سندھ۔ تاریخ شہادت ۱۷ر نومبر ۱۹۹۰ء۔ آپ تبلیغ کا بہت شوق رکھتے تھے۔ ۱۷ر نومبر کو دو آدمی دیوار پھاند کر آپ کے گھر کے اندر داخل ہوئے اور پستول سے فائر کر کے آپ کو شہید کر دیا۔

مکرم محمد اشرف صاحب شہید جلہن ضلع گوجرانوالہ۔ تاریخ شہادت ۱۶ر نومبر ۱۹۹۲ء۔ آپ ۱۹۸۴ء میں خود احمدی ہوئے۔ ۱۶ر دسمبر ۱۹۹۲ء کو حملہ آوروں نے دھوکہ سے آپ کا اعتماد حاصل کیا۔ رات آپ کے پاس ٹھہرے اور پھر سوتے میں آپ کے سر اور چہرے پر پستول سے فائر کر کے شہید کر دیا۔

مکرم رانا ریاض احمد صاحب شہید، لاہور۔ تاریخ شہادت ۵ر فروری ۱۹۹۴ء۔ ۲ر فروری ۱۹۹۴ء کو سہ پہر تین بجے معاندین احمدیت نے شہید مرحوم کے والد مکرم رانا عبد الستار صاحب پر جو ایک پرجوش داعی الی اللہ تھے حملہ کر دیا اور زدوکوب کرنے کے بعد انہیں اغوا کرنے کی کوشش کی۔ اسی اثناء میں رانا ریاض احمد صاحب گھر سے باہر آئے اور اپنے والد صاحب کو بچانے کی کوشش کی تو ایک بدبخت نے بالکل قریب سے ان پر فائر کیا جو پیشانی پر لگا۔ دو دن زندگی اور موت کی کشمکش کے بعد ۵ر فروری ۱۹۹۴ء کو اپنے خالق حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔

مکرم احمد نصر اللہ صاحب شہید لاہور۔ تاریخ شہادت ۵ر فروری ۱۹۹۴ء۔ آپ مکرم ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب ساکن آسٹریلیا کے صاحبزادے تھے۔ ۵ر فروری کو آپ اپنی رہائش گاہ پر آرام کر رہے تھے کہ بعض نامعلوم حملہ آوروں نے کمرہ میں گھس کر آپ کے سر پر آہنی سریا مار کر شہید کر دیا۔

مکرم وسیم احمد صاحب بٹ شہید، اور مکرم حفیظ احمد صاحب بٹ شہید، فیصل آباد۔ تاریخ شہادت ۳۰ر اگست ۱۹۹۴ء۔ دونوں خدام دعوت الی اللہ کا بہت شوق رکھتے تھے۔ چند لوگوں نے رائفلوں سے آپ کے سر پر گولیاں برسائیں جن سے وسیم احمد بٹ صاحب تو موقعہ پر ہی شہید ہو گئے اور حفیظ احمد بٹ صاحب شدید زخمی ہو گئے اور ہسپتال پہنچ کر دم توڑ دیا۔ مکرم وسیم احمد صاحب بٹ کی عمر بوقت شہادت پچیس سال تھی جبکہ حفیظ احمد بٹ صاحب کی عمر اٹھارہ سال تھی۔

مکرم پروفیسر نسیم بابر صاحب شہید، اسلام آباد پاکستان۔ تاریخ شہادت ۱۰ر اکتوبر ۱۹۹۴ء۔ آپ ایک اعلیٰ تعلیمیافتہ سائنسدان تھے اور قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد کے شعبہ فزکس سے منسلک تھے۔ ایک مستعد، متحرک خادم تھے۔ ۱۰ر اکتوبر ۱۹۹۴ء کو رات ساڑھے دس بجے دروازہ کی گھنٹی بجنے پر آپ نے گھر کا دروازہ کھولا تو ایک نقاب پوش نے کلاشنکوف کے دو فائر کئے جن سے آپ شہید ہو گئے۔

☆......☆......☆

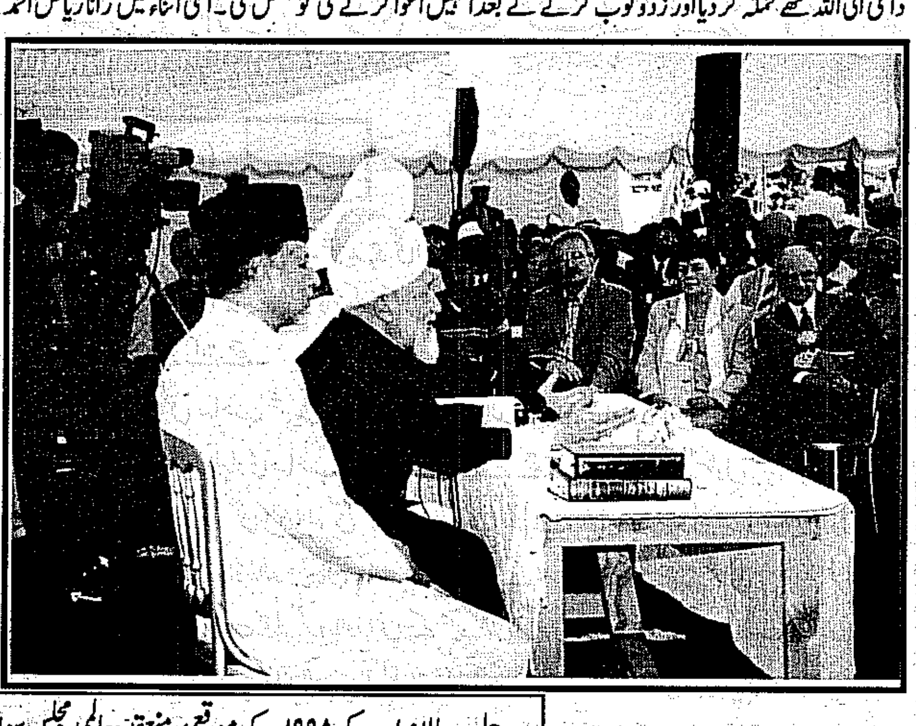

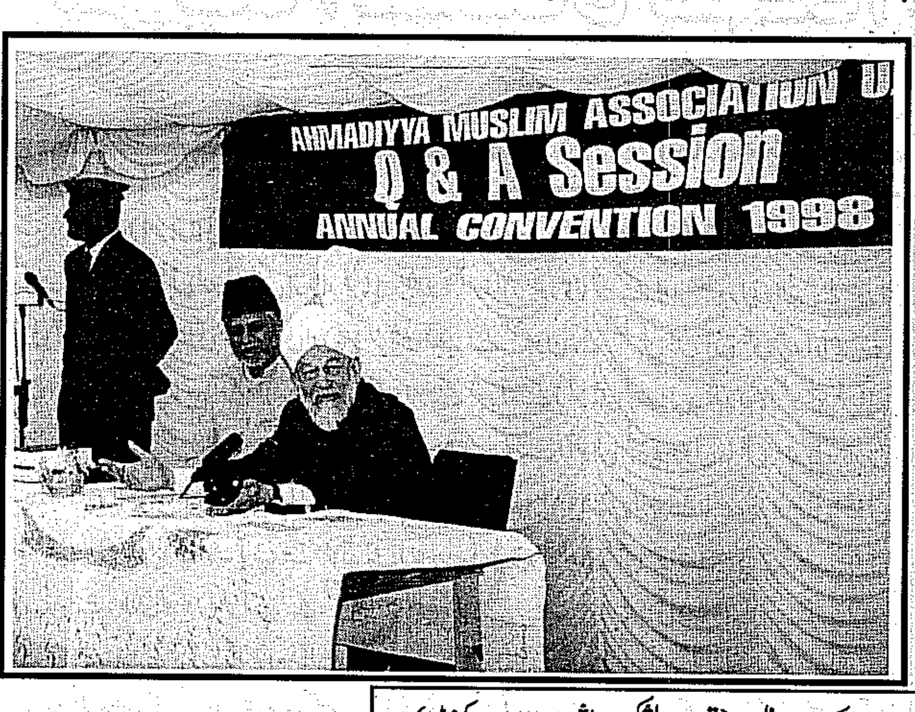

جلسہ سالانہ یو۔ کے ۱۹۹۸ء کے موقع پر منعقدہ عالمی مجلس سوال و جواب کے دو مناظر۔ (تصاویر بشکریہ: بشیر احمد ناصر۔ کینیڈا)

”شیخ عجم“

حضرت صاحبزادہ سید محمد عبداللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شہید افغانستان

کے سوانح حیات (۱۸۵۳ء - ۱۹۰۳ء)

(سید میر مسعود احمد۔ ربوہ)

(دوسری قسط)

افغانستان کے سیاسی حالات

اس زمانے میں امیر عبدالرحمٰن خان ابن امیر محمد افضل خان ابن امیر دوست محمد خان افغانستان کا بادشاہ تھا۔ اس کا تعلق ابدالی، بارک زئی، محمد زئی قبیلہ سے تھا۔ ۱۸۳۰ء میں کابل میں پیدا ہوا۔ اور کئی سال روس میں جلاوطن رہا بالآخر روسی حکومت کی مدد سے ۳۰ر جولائی ۱۸۸۰ء کو افغانستان کا بادشاہ بنا لیکن انگریزوں سے تعلقات استوار کر لئے اور ان سے وظیفہ لینے لگا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مارچ ۱۸۸۲ء میں اللہ تعالیٰ سے الہام پا کر اپنے مامور من اللہ اور نذیر ہونے کا اعلان فرمایا اور ۱۸۹۱ء میں مسیح موعودؑ ہونے کا اعلان فرمایا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ جب امیر عبدالرحمٰن خان کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی اطلاع دی گئی تو اس نے کہا کہ:

”مارا عمرؓ باید نہ عیسیٰ۔ عیسیٰ در زمانِ خود چہ کردہ بود کہ بارے دیگر خواہد کرد“۔ یعنی ہمیں تو اس وقت حضرت عمرؓ کی ضرورت ہے۔ حضرت عیسیٰؑ کی ضرورت نہیں۔ حضرت عیسیٰؑ نے اپنے وقت میں کیا کر لیا تھا کہ اب دوبارہ آکر کریں گے۔

یہ امر ناقابل یقین ہے کہ ایک مسلمان کہلانے والے بادشاہ نے ایسا گستاخانہ کلمہ حضرت عیسیٰؑ کی شان میں کہا ہو۔ اگر یہ بات صحیح ہے تو یہ نہ صرف حضرت مسیح ناصریؑ پر حملہ ہے بلکہ آنحضرت ﷺ کی اس پیشگوئی کا بھی استخفاف ہے جو حضورؐ نے مسیح کی آمد ثانی کی بابت فرمائی تھی۔

معلوم ہوتا ہے اگرچہ امیر عبدالرحمٰن خان انگریزوں کا وظیفہ خوار تھا اور اُسے اُن کی فوجی مدد بھی حاصل تھی لیکن در حقیقت وہ جہاد بالسیف کے ان غلط تصورات کا دلدادہ تھا جو اس زمانہ میں مسلمانوں میں رواج پا چکے تھے اور جن کی تردید سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی متعدد کتب میں فرمائی ہے۔

یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ امیر عبدالرحمٰن خان کے منشاء کے مطابق ایک رسالہ تقویم الدین کے نام سے شائع کر کے سرحدی قبائل میں تقسیم کیا گیا تھا جس میں انہیں انگریزوں سے جہاد بالسیف کرنے کی ترغیب دی گئی تھی جس سے یہ لوگ بے گناہ انگریزوں کو قتل کر کے اپنے زعم میں غازی بنتے تھے۔ (انگریزی کتاب ”افغانستان“ مصنفہ مسٹر انگس ہملٹن مطبوعہ لندن ۱۹۰۶ صفحہ ۳۱۵ بحوالہ عاقبۃ المکذبین حصہ اول صفحہ ۲۹)

افغانستان کے جنوبی علاقوں میں بغاوت اور حضرت صاحبزادہ صاحب کی پرحکمت کارروائی

افغانستان کی زازی، منگل، جدران اور چمکنی اقوام، کابل کی مرکزی حکومت کے خلاف بغاوت کرتی رہتی تھیں۔ منگل قبیلہ کی بغاوت کے دوران جب یہ شورش بہت زور پکڑ گئی تو امیر عبدالرحمٰن خان نے اپنے ایک رشتہ دار سردار شیریں دل خان کو اس کے رفع کرنے کے لئے لشکر دے کر بھجوایا۔ اس نے خوست آکر بڑے رعب اور دبدبہ سے بغاوت فرو کرنا شروع کی۔ حضرت صاحبزادہ سید محمد عبداللطیف صاحب نے ہر طرح اس سے تعاون کیا۔ سردار شیریں دل خان بھی آپ سے مشورہ اور مدد لیا کرتا تھا۔ بعض اوقات لڑائی کے دوران سرکاری فوج کو مشکلات کا سامنا ہوتا اور سردار صاحب پریشان ہو جاتے اور تذبذب میں پڑ جاتے کہ ان حالات میں کیا کارروائی کی جائے۔ ایسے موقعہ پر حضرت صاحبزادہ صاحب ایسی کارروائی کرتے کہ سردار صاحب کی عقل دنگ رہ جاتی۔ ایک مرتبہ ایک تنگ درہ میں سرکاری فوج اتری ہوئی تھی۔ جدران قبیلہ کے لوگ بڑی تعداد میں جمع ہو گئے اور فوج کو گھیرے میں لے لیا۔ رات کا وقت تھا جہاں بھی روشنی ہوتی قبائلی وہاں فائر کرتے اور کچھ لوگوں کو زخمی کر دیتے۔ آخر تمام روشنیاں اور آگیں بجھا دی گئیں۔ جدران قبیلہ کے لوگ قریب آگئے اور گھیرا تنگ کر دیا۔ وہ لوٹ مار کرنا چاہتے تھے۔ سردار شیریں دل خان پریشان ہو گیا۔ اس موقعہ پر حضرت صاحبزادہ صاحب نے فوری کارروائی کی ہدایت دی۔ فوج کے چاروں طرف توپیں نصب کروا دیں اور باغیوں پر فائر کرنے کا حکم دیا۔ باغی اس قدر بدحواس ہوئے کہ انہوں نے فرار کا راستہ اختیار کیا اور فوج محفوظ ہو گئی۔

اس طرح کی پر حکمت کارروائیوں سے وہ تمام قبائل جو کبھی بھی رعایا بن کر نہ رہتے تھے بالآخر مطیع ہو گئے۔ اس کام میں مولوی عبدالرحمٰن خان صاحب شہید جو حضرت صاحبزادہ صاحب کے شاگرد تھے ساتھ شامل ہوتے تھے۔ جب امیر عبدالرحمٰن خان کو بغاوت کے فرد ہونے کی اطلاع ملی اور حضرت صاحبزادہ صاحب کے کردار سے باخبر ہوا تو اس نے حضرت صاحبزادہ صاحب اور مولوی عبدالرحمٰن خان صاحب کے لئے سالانہ انعام کی رقم مقرر کئے جانے کا حکم دیا۔ سید احمد نور لکھتے ہیں کہ حضرت صاحبزادہ صاحب بندوق چلانے میں بہت ماہر تھے۔

(”شہید مرحوم کے چشم دید واقعات“ حصہ اول صفحہ ۲ تا ۴ اور صفحہ ۱۲، ۱۳)

☆......☆......☆

ڈیورنڈ لائن کا تصفیہ

امیر عبدالرحمٰن خان نے انگریزوں کے ساتھ سرحدات کی تقسیم کا معاہدہ ۱۸۹۳ء میں کابل میں کیا تھا۔ Sir Olaf Caroc نے اپنی کتاب "The Pathans" میں اس معاہدہ کے واقعات امیر عبدالرحمٰن خان کے حوالہ سے بیان کئے ہیں جن کا مختصر ذکر درج ذیل ہے:۔

امیر نے لکھا کہ ڈیورنڈ، پشاور سے کابل کے لئے ۱۹ر ستمبر ۱۸۹۳ء کو روانہ ہوا۔ کابل میں جرنیل غلام حیدر خان چرخی نے مشن کا استقبال کیا۔ ان کو میرے بیٹے حبیب اللہ خان کے مکان میں ٹھہرایا گیا۔ روایتی دربار کے بعد ہم نے جلد ہی معاملہ پر گفتگو شروع کر دی۔ ڈیورنڈ ایک ہوشیار سیاست دان تھا اور فارسی زبان خوب جانتا تھا۔ اس لئے گفتگو اچھے طریق سے ہونے لگی۔ میں نے اپنے میر منشی سلطان محمد خان کو پردہ کے پیچھے اس طرح بٹھا دیا کہ اسے میرے سوا کوئی نہ دیکھ سکتا تھا۔ اس نے تمام گفتگو خواہ وہ انگریزی میں تھی یا فارسی میں لفظاً لفظاً لکھ لی۔ یہ کاغذات ہمارے ریکارڈ آفس میں محفوظ ہیں۔ ہمارے مابین سرحدات کا جو تصفیہ ہوا اسکی رو سے واخان، کافرستان، اسمار، لال پورہ کے مہمند علاقے اور وزیرستان کا ایک حصہ اور برمال میری حکومت میں شامل ہوئے اور میں نے چمن، چاغائی، بقیہ وزیری علاقہ، بلند خیل کرم، آفریدیوں کے علاقہ، سوات، باجوڑ، بنیر، دیر، چیلاس اور چترال پر اپنا دعویٰ چھوڑ دیا۔ انگریزی مشن ۱۴ر نومبر ۱۸۹۳ء کو کابل سے واپس چلا گیا۔ سرحد کے بارہ میں تمام غلط فہمیاں اور تنازعات ختم کر دئے گئے اور بعد میں اوپر بیان شدہ معاہدہ کے مطابق دونوں حکومتوں کے مقرر کردہ کمشنروں نے سرحد کی نشان دہی کر دی۔ اس طرح ایک عام امن اور اتفاق رائے عمل میں آگیا۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ یہ ہمیشہ جاری رہے۔

(ملخص از کتاب "The Pathans" صفحہ ۳۸۱، ۳۸۲)

اس معاہدہ کے مطابق جب کرّم اور پاڑا چنار کے پاس حدبندی ہوئی تو گورنمنٹ ہند کی طرف سے سر مارٹیمر ڈیورنڈ اور نواب سر عبدالقیوم خان آف ٹوپی نمائندے مقرر ہوئے اور افغانستان کی طرف سے سردار شیریندل خان گورنر سمت جنوبی اور حضرت صاحبزادہ سید محمد عبداللطیف کا تقرر ہوا۔

جب یہ کمیشن ضلع بنوں اور کوہاٹ کے علاقہ میں حدبندی کا کام کر رہا تھا تو انگریزوں نے ایک نقشہ پہلے ہی تیار کروایا ہوا تھا جس میں اس علاقے کی حدود کی نشان دہی کی ہوئی تھی۔ جب حضرت صاحبزادہ صاحب نے یہ نقشہ دیکھا تو انہیں معلوم ہوا کہ کابل کے معاہدہ کے خلاف سینکڑوں میل علاقہ ناجائز طور پر انگریزوں کے حوالہ کر دیا گیا ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے اس نقشہ کے مطابق سرحد کی نشان دہی کرنے سے انکار کر دیا۔ جب یہ امر انگریز نمائندوں کو بتایا گیا تو انہوں نے اس غلطی کی درستی پر آمادگی کا اظہار کیا اور ایک نیا نقشہ تیار کروانے کا وعدہ کیا۔

سردار شیریندل خان کی طبیعت میں غصہ بہت تھا لیکن حضرت صاحبزادہ صاحب حلیم طبیعت کے تھے اس لئے مصلحۃً بعض اوقات حضرت صاحبزادہ صاحب ہی انگریزوں سے مل کر سرحد کی نشان دہی کا کام کیا کرتے تھے۔

سردار شیریندل خان نے حضرت صاحبزادہ صاحب سے کہا جب تک ہمیں ترمیم شدہ صحیح نقشہ نہیں مل جاتا ہم اس زمین پر قابض نہیں ہو سکتے جو افغانستان کے حصہ میں آئی ہے۔ پرانے نقشہ کی بنا پر جھگڑا شروع ہو جائے گا۔ کچھ کرنا چاہئے۔ اس پر حضرت صاحبزادہ صاحب کچھ سواروں کے ساتھ پاڑہ چنار آئے اور یہاں کے انچارج انگریز افسر سے ملے۔ اس نے آپ کا بہت احترام کیا اور نیا نقشہ تیار کروا کر آپ کے حوالہ کر دیا۔

("The Pathans" مصنفہ Caroc ایڈیشن ۱۹۷۶ء آکسفورڈ یونیورسٹی پریس صفحہ ۳۸۱، ۳۸۲۔ ”عاقبۃ المکذبین“ صفحہ ۳۰۔ ”شہید مرحوم کے چشم دید واقعات“ حصہ اول صفحہ ۲ تا ۴)

☆......☆......☆

سردار شیریندل خان، حاکم خوست سے حضرت صاحبزادہ صاحب کے تعلقات

جب سردار شیریندل خان سمت جنوبی کا حاکم ہو کر آیا تو اس کا رابطہ حضرت صاحبزادہ صاحب سے ہوا۔ اس نے آپ کا پر اثر کلام سنا، آپ کے علم اور تقویٰ کا مشاہدہ کیا، آپ کی مہمان نوازی کی شان دیکھی اور آپ کی سیاسی اور فوجی بصیرت سے آگاہ ہوا تو ان باتوں نے اس کے دل پر گہرا اثر کیا۔ اس کی خواہش یہ ہوتی تھی کہ حضرت صاحبزادہ صاحب ہمیشہ اس کے ساتھ رہیں اور وہ ان کی نیک صحبت سے متمتع ہوتا رہے۔ جب وہ کہیں جاتا تو حضرت صاحبزادہ صاحب کو گھر سے بلوا کر ساتھ لے جایا کرتا تھا۔ اس کو آپ سے ایسی محبت ہو گئی کہ آپ کے بغیر چین نہ آتا تھا اور ایک بچہ کی طرح آپ کے زیر سایہ رہتا تھا۔

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,,
Wills & Probate, Criminal Litigation
Contact: Anas Ahmad Khan
204 Merton Road London SW18 5SW
Tel: 0181-333-0921 \ 0181-448-2156
Fax: 0181-871-9398

حضرت صاحبزادہ صاحب فرمایا کرتے تھے کہ مجھے حکام کی صحبت پسند نہیں۔ یہ لوگ ظلمت میں زندگی بسر کرتے ہیں اور لوگوں پر ظلم کرتے ہیں۔ لیکن میں شیر یندل خان کے ساتھ اس لئے رہتا ہوں کہ جب غریبوں پر ظلم ہوتا ہے تو میری کوشش ہوتی ہے کہ لوگ اس کے پنجہ ظلم سے بچ جائیں۔ جب آپ شیر یندل خان کے پاس جاتے اور اس کی صحبت میں وقت گزارتے تھے تو اپنا کھانا ساتھ لے جاتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ آپ لوگ حرام و حلال مال میں فرق نہیں کرتے اس لئے میں آپ کے ہاں کھانا نہیں کھاتا۔

ایک مرتبہ سردار شیر یندل خان نے بہت اصرار کیا کہ آپ اس کے ہاں چائے پئیں۔ ہندو تاجر اپنی خوشی سے ہمیں چائے کی پتی دیتے ہیں، ہم زبردستی ان سے نہیں لیتے اس لئے آپ کبھی کبھی اس کے ساتھ چائے پی لیا کرتے تھے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب جن حکام سے ملتے تو ان کو نصیحت کیا کرتے تھے کہ تم کہتے تو یہ ہو کہ ہم شریعت کے مطابق عدل کے ساتھ حکومت کرتے ہیں۔ اگر یہ صحیح ہے تو رعایا تم سے ناراض کیوں رہتی ہے اور کس لئے تنگ آئی ہوئی ہے۔ شریعت تو اس قدر نرم ہے کہ اگر اس پر قائم رہ کر حکومت کی جائے تو حکومتِ انگریزی کے ماتحت رہنے والے ہندو بھی پکار اٹھیں کہ کاش ہم پر یہ مسلمان حکومت کرتے۔ اس کے برعکس آپ کی اپنی رعایا تو یہ کہتی ہے کہ اگر انگریزی حکومت ہم پر ہوتی تو اچھا ہوتا۔

ایک دفعہ شیر یندل خان نے ایک کوٹھی بنوائی اور حضرت صاحبزادہ صاحب سے عرض کیا کہ اگر اس میں کوئی نقص نظر آئے تو بتائیں۔ آپ کچھ دیر خاموش رہے پھر فرمایا کہ میں کیا بتاؤں اگر کوئی نقص نکالوں گا تو آپ جبراً کسی کاریگر کو بلا کر درست کروا لیں گے۔ اس وقت افغانستان میں کاریگروں سے بیگار لینے کا عام رواج تھا۔ جب آپ نے یہ بات کی تو باہر ایک نجار کھڑا ہوا تھا اس نے آپ کی بات سن لی۔ وہ حاضر ہوا اور عرض کی صاحبزادہ صاحب آپ نقص بتا دیں میں اپنی خوشی سے درست کر دوں گا۔ تب آپ نے عمارت کے بعض نقائص بتائے۔

ایک دفعہ ایک غریب آدمی کا قاضی کے ساتھ تنازع ہوا۔ حاکم نے حضرت صاحبزادہ صاحب کو فیصلہ کے لئے مقرر کر دیا۔ وہ آدمی تاریخ مقررہ پر حاضر ہوا اور صاحبزادہ صاحب سے لجاجت سے کلام کرنے لگا۔ اسے خوف تھا کہ حضرت صاحبزادہ صاحب قاضی سے رعایت برتیں گے اور اس کے حق میں فیصلہ کر دیں گے۔ اس پر آپ جوش میں آ گئے اور اسے کہا کہ اگر کسی غریب ہندو کا گورنر کے ساتھ تنازع ہو اور اس کا مقدمہ پیش ہو تب بھی میں کسی کی طرفداری یا رعایت نہیں کروں گا۔

ایک بار گورنر نے ایک بوڑھے آدمی کو سزا دینے کے لئے بلایا۔ اس نے حکم دیا کہ اس بوڑھے کو لٹا کر بید ماریں جائیں۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے خیال کیا کہ یہ بوڑھا اس سخت سزا کی برداشت نہیں کر سکے گا اور گورنر بھی غصہ میں ہے سزا دے کر ہی رہے گا۔ آپ نے اپنے ہاتھوں پر کپڑا لپیٹ لیا اور اس بوڑھے کے اوپر رکھ دئے تاکہ بید آپ کے ہاتھوں پر لگیں۔ گورنر نے یہ دیکھا تو اپنے بیٹے سے کہا کہ اس شخص کو باہر لے جا کر سزا دلوائے تاکہ حضرت صاحبزادہ صاحب نہ دیکھ سکیں۔ بیٹے نے اس خیال سے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب اسے سزا نہیں دلوانا چاہتے، اسے باہر لے جا کر چھوڑ دیا۔

ایک دفعہ خوست کے ایک جرنیل نے رعایا پر بہت مظالم کئے۔ لوگوں سے رشوت لی اور اطراف میں بہت سے لوگوں کے زبردستی ختنے بھی کروا دئے۔ ان کاموں سے فارغ ہو کر اس نے سید گاہ کے قریب ڈیرہ آ لگایا۔ جمعہ کے روز اس نے پیغام بھجوایا کہ میرا انتظار کیا جائے تاکہ میں شامل ہو سکوں لیکن حضرت صاحبزادہ صاحب نے پرواہ نہیں کی اور وقت پر جمعہ شروع کر دیا۔ جرنیل خطبہ کے دوران پہنچا۔ بعد میں اس نے صاحبزادہ صاحب سے عرض کی میں نے دین کی بہت خدمت کی ہے۔ ختنے کروا کے اتنے لوگوں کو مسلمان بنایا۔ آپ نے فرمایا کہ خدمتِ دین کی ہے تو کیا ہوا۔ تم نے ظلم کیا، رشوت لی، غریبوں کی چمڑی اتاری، تمہارا لباس بھی حرام مال سے تیار ہوا ہے۔ اس میں نماز نہیں ہوتی۔ وہ جرنیل شرمندہ ہو کر خاموش سا رہ گیا۔

سردار شیر یندل خان کے علاوہ اس کے اہل و عیال بھی حضرت صاحبزادہ صاحب سے عقیدت رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت صاحبزادہ صاحب سردار شیر یندل خان کے پاس بیٹھے تھے کہ اندرون خانہ سے ایک خادم کے ہاتھ شیرینی کی ایک قاب آپ کے لئے بھجوائی گئی۔ آپ نے خوان پوش اٹھایا تو دیکھا کہ شیرینی کے اوپر ایک لفافہ پڑا ہے۔ آپ نے لفافہ کھولا تو اس میں ایک خط تھا جو سردار صاحب کی بیگم صاحبہ نے آپ کے نام لکھا تھا جس میں یہ تحریر تھا کہ آپ کی بڑی مہربانی ہو گی اگر آپ مجھے اپنی بیعت سے مشرف فرمائیں۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے یہ خط سردار شیر یندل خان کو دکھایا تو وہ بہت خوش ہوا اور کہا الحمدللہ ہمارے گھر والوں کو بھی خدا سے ملنے کا شوق پیدا ہوا۔

سردار شیر یندل خان کے دو بیٹوں کے نام معلوم ہو سکے ہیں۔ ایک کا نام سردار عطاء اللہ جان تھا جو امیر امان اللہ خان کے زمانہ میں خوست کا گورنر تھا۔ دوسرے کا نام سردار عبدالرحمٰن جان تھا جو امیر حبیب اللہ خان کا برادر نسبتی تھا۔ اس نے حضرت صاحبزادہ صاحب کی شہادت کے بعد جب آپ کی نعش پتھروں سے نکالی گئی تو کابل کے ایک قبرستان میں تدفین سے قبل آپ کا جنازہ پڑھایا تھا اور انہی دنوں میں احمدیت قبول کر لی تھی۔ اس کا مفصل ذکر آگے آئے گا۔

("شہید مرحوم کے چشم دید واقعات" حصہ دوم صفحہ ۴،۱۲،۱۳،۲۳ تا ۲۶ و قلمی مسودہ صفحہ ۷۹)

☆......☆......☆

حضرت صاحبزادہ سید محمد عبداللطیف کی وجاہت اور بلند علمی و روحانی مقام

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"وہ امیر کابل کی نظر میں ایک برگزیدہ عالم اور تمام علماء کے سردار سمجھے جاتے تھے"۔

(تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد ۲۰ مطبوعہ لندن صفحہ ۱۰)

اسی طرح فرمایا:

"یہ بزرگ معمولی انسان نہیں تھا بلکہ ریاست کابل میں کئی لاکھ کی ان کی اپنی جاگیر تھی اور انگریزی عملداری میں بھی بہت سی زمین تھی اور طاقت علمی اس درجہ تک تھی کہ ریاست نے تمام مولویوں کا ان کو سردار قرار دیا تھا۔ وہ سب سے زیادہ عالم، علم قرآن اور حدیث اور فقہ میں سمجھے جاتے تھے۔ اور نئے امیر کی دستاربندی کی رسم بھی انہی کے ہاتھ سے ہوتی تھی۔ .... ریاست کابل میں پچاس ہزار کے قریب ان کے معتقد اور ارادتمند ہیں۔ جن میں سے بعض ارکان ریاست بھی تھے۔ غرض یہ بزرگ ملک کابل میں ایک فرد تھا۔ اور کیا علم کے لحاظ سے اور کیا تقویٰ کے لحاظ سے اور کیا جاہ اور مرتبہ کے لحاظ سے اور کیا خاندان کے لحاظ سے اس ملک میں اپنی نظیر نہیں رکھتا تھا اور علاوہ مولوی کے خطاب کے صاحبزادہ اور اخون زادہ اور شاہزادہ کے لقب سے اُس ملک میں مشہور تھے اور شہید مرحوم ایک بڑا کتب خانہ حدیث اور تفسیر اور فقہ اور تاریخ کا اپنے پاس رکھتے تھے اور نئی کتابوں کے خریدنے کے لئے ہمیشہ حریص تھے اور ہمیشہ درس تدریس کا شغل جاری تھا اور صدہا آدمی ان کی شاگردی کا فخر حاصل کر کے مولویت کا خطاب پاتے تھے۔ لیکن بایں ہمہ کمال یہ تھا کہ بے نفسی اور انکسار میں اس مرتبہ تک پہنچ گئے تھے کہ جب تک انسان فنافی اللہ نہ ہو یہ مرتبہ نہیں پاسکتا۔ ہر ایک شخص کسی قدر شہرت اور علم سے محجوب ہو جاتا ہے اور اپنے تئیں کچھ چیز سمجھنے لگتا ہے اور وہی علم اور شہرت حق طلبی سے اس کو مانع ہو جاتی ہے۔ مگر یہ شخص ایسا بے نفس تھا کہ باوجودیکہ ایک مجموعہ فضائل کا جامع تھا مگر تب بھی کسی حقیقت حقہ کے قبول کرنے سے اس کو اپنی علمی اور عملی اور خاندانی وجاہت مانع نہیں ہو سکتی تھی"۔ (تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد ۲۰ مطبوعہ لندن صفحہ ۴۶،۴۷)

جناب قاضی محمد یوسف صاحب کا بیان ہے کہ امیر عبدالرحمٰن خان نے آپ کے متعلق ایک فرمان میں اپنے قلم سے لکھا ہے کہ کاش افغانستان میں آپ جیسے ایک دو عالم اور بھی ہوتے اور خوست کے تمام خوانین، وکلاء اور معتبرین کا آپ کے متعلق اقرارنامہ موجود ہے کہ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کو ہم پر ہر لحاظ سے فوقیت حاصل ہے اور انہیں ہم اپنا سرکردہ تسلیم کرتے ہیں۔ ("عاقبۃ المکذبین" حصہ اول۔ مصنفہ جناب قاضی محمد یوسف صاحب صفحہ ۳۰)

سید احمد نور بیان کرتے ہیں کہ: "حضرت صاحبزادہ صاحب کو کئی ہزار حدیثیں یاد تھیں۔ امیر عبدالرحمٰن خان بھی اس بات کا معترف تھا کہ ہمارے ملک میں آپ ہی ایسے عالم باعمل ہیں جن کو اتنی حدیثیں یاد ہیں"۔

(باقی اگلے شمارہ میں)

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ مینیجر

SATELLITE WAREHOUSE

Muslim TV AHMADIYYA

CNN

Watch Huzur everyday on Intelsat
We deal with systems available for all satellites in the world
Receivers, Decoders, Dishes, Smart Cards,
Installations and Much, Much More

Mail Order and International Export Service Available
We accept credit cards
Call for competitive prices
Contact us for details at:

SKY

Signal Master Satellite Limited
Unit 1A- Bridge Road, Camberley
Surrey GU15 2QR ENGLAND
Tel: (01276) 20916 Fax: (01276) 678740

ZEE TV

fozman foods
BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TEL: 0181-553-3611

خطبہ جمعہ

واقفین زندگی جو سچے ہوں ان کی موت خدا تعالیٰ کے نزدیک یقیناً ایک بہت بڑا مقام رکھتی ہے

بعض واقفین زندگی شہداء کا تذکرہ

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-

فرمودہ ۴/جون ۱۹۹۹ء بمطابق ۴/ہجرت ۱۳۷۸ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم و لا الضالين-

﴿يٰاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ . اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ. وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ. بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ﴾- (سورة البقرہ آیات ۱۵۴ تا ۱۵۵)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ سے مدد طلب کرتے رہو صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ۔ یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اور جو اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں انہیں مردے نہ کہو بلکہ وہ تو زندہ ہیں لیکن تم شعور نہیں رکھتے۔

شہداء کا جو میں ذکر کر رہا ہوں اس سلسلے میں مختلف سفارشات مرکز سے موصول ہوتی رہیں کہ ان سب کو بھی شہداء میں شامل کرنا چاہئے جن کو اس قسم کی موت راہِ خدا میں نصیب ہوئی۔ لیکن اگر ان کی سفارشات کو قبول کر لیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ عملاً ہر واقف زندگی خواہ وہ اپنے ملک میں ہو یا اس کو اگر اپنی مرکزی جگہ سے کچھ فاصلے پر وفات نصیب ہو جائے تو اس کو وہ شہداء کی فہرست میں شامل کر لینا چاہتے تھے لیکن میرے لئے اس میں میں دِقّت یہ تھی کہ اس طرح تو ہر واقف زندگی کی وفات جہاں بھی ہو گی وہ شہداء ہی کی فہرست میں شمار ہونا چاہئے کیونکہ شاذ کے طور پر ہی کوئی ہو گا کہ اپنے گاؤں میں بیٹھا ہوا ہو تو اس کی وہاں وفات ہو چکی ہو۔ پس اس پہلو سے یہ فہرست حد سے زیادہ پھیل جاتی اور کوئی معین جواز نہ ہوتا ایسے دوستوں کو شہداء قرار دینے کا۔

ویسے تو واقفین زندگی جو سچے ہوں ان کی موت خدا تعالیٰ کے نزدیک یقیناً ایک بہت بڑا مقام رکھتی ہے اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ ان کو کیا مراتب نصیب ہونگے۔ پس یہاں مراتب کی بحث نہیں ہو رہی یہاں لفظ شہید کے اطلاق کی بات ہو رہی ہے۔ پس اس ضمن میں جو میں نے فیصلہ کیا وہ اصولی طور پر یہ ہے کہ اپنے ہی ملک میں جو واقفین زندگی کام کرتے ہوئے حادثہ کا شکار ہو جائیں انہیں ہم نے بوجہ حادثاتی وفات کے شہداء میں شمار کیا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے حادثاتی وفات کو بھی شہداء کے زمرہ میں شمار فرمایا ہے۔

جو کسی دوسرے ملک میں کام کرتے ہوئے چاہے حادثہ سے فوت ہوئے ہوں یا کسی اور طرح ان کی وفات ہوئی ہو انہیں بھی شہداء کی فہرست میں شامل کر لیا گیا ہے۔

ہر واقف زندگی جو طبعی موت سے اپنے ہی ملک میں کام کرتے ہوئے وہاں کسی بھی جگہ فوت ہوا ہو جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے خدا کے ہاں اس کا جو بھی مرتبہ ہو ہم نے اسے شہداء کی فہرست میں شامل نہیں کیا۔ اس اصول کا بڑی سختی سے اطلاق کرتے ہوئے جو واقفین شہداء کی فہرست تیار ہوئی ہے اب میں پہلے سلسلے سے بات شروع کر کے جہاں بات کو چھوڑا تھا اب آگے بڑھاتا ہوں۔

اور آج اس خطبے کا آغاز **ڈاکٹر محمد یوسف شاہ صاحب** کی شہادت کے واقعہ سے تعلق رکھتا ہے۔

حضرت ڈاکٹر محمد یوسف شاہ صاحب سید معصوم شاہ صاحب کے ہاں موضع مدینہ ضلع گجرات میں ۱۶/ فروری ۱۹۰۰ء میں پیدا ہوئے۔ آپ نے عین جوانی کے عالم میں، طالب علمی کے دور میں ۱۹۱۸ء میں بیعت کی اور ۱۹۳۰ء میں اپنے آپ کو نظام وصیت سے منسلک کر دیا۔ آپ نے گورنمنٹ میں فوجی ڈاکٹر کے طور پر کام کرنا شروع کیا اور لیفٹیننٹ کرنل کے عہدے تک پہنچے ۱۹۶۰ء میں آپ نے ریٹائرمنٹ کے بعد اپنی زندگی "بعد ریٹائرمنٹ وقف" کر دی۔ چنانچہ یکم نومبر ۱۹۶۱ء کو آپ خدمت دین کے لئے لیگوس نائجیریا پہنچے۔ آپ نے لیگوس میں احمدیہ ہسپتال کی بنیاد ڈالی۔

آپ کے اوصاف حمیدہ جن کے بیان میں کوئی بھی مبالغہ نہیں وہ مختصر یہ ہیں کہ آپ بے انتہا پابند صوم وصلوٰۃ، بہت ملنسار، خلیق اور مخلوق خدا کا درد رکھنے والے وجود تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے بے پناہ محبت تھی۔ خلفاء سلسلہ سے بہت عقیدت رکھتے تھے اور امامِ وقت کے ہر حکم پر لبیک کہنے والے تھے۔ اسلام اور احمدیت کی تبلیغ بے دریغ اور والہانہ انداز میں کیا کرتے تھے۔ آپ کی ڈسپنسری میں ہمہ وقت جماعتی لٹریچر موجود رہتا تھا۔ نائجیریا جماعت کے جملہ افراد آپ کی شخصیت سے بڑے متاثر تھے اور آپ سے گہری محبت اور احترام کا تعلق رکھتے تھے۔

سانحہ ارتحال۔ ۵/اپریل ۱۹۶۹ء کے جلسہ سالانہ نائجیریا کے موقع پر صبح کے سیشن کی صدارت کی۔ نماز اور طعام کے وقفہ کیلئے گھر جاتے ہوئے رستہ ہی میں دل کا دورہ پڑا۔ آپ کی میت ربوہ لائی گئی جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور پھر موصی ہونے کے باعث بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ تدفین کے بعد حضور نے دعا کروائی۔ آپ کی اولاد جس شادی سے بفضلہ تعالیٰ زندہ رہی اور دین اور دنیا میں نشوونما پا رہی ہے وہ آپ کی تیسری شادی تھی جو اپنے ماموں سید احمد شاہ صاحب مرحوم کی صاحبزادی تاج سلطانہ صاحبہ سے ہوئی جن سے دو بچے ہیں۔ ایک سید محمد یحییٰ خضر صاحب حال لاہور اور دوسرے سید محمد عیسیٰ پرویز صاحب فوج سے ریٹائر ہونے کے بعد سول ایوی ایشن کے محکمہ میں بطور جنرل مینجر کراچی میں کام کر رہے ہیں۔ میں گواہ ہوں کہ یہ دونوں بچے خدا کے فضل سے بہت ہی فدائی ہیں سلسلے کے ادنیٰ خادم ہیں اور ان کی اولاد کو بھی اللہ تعالیٰ نے برکت عطا فرمائی ہے۔ آپ کی اہلیہ سیدہ تاج سلطانہ کی وفات ۱۹۹۲ء میں کراچی میں ہوئی اور چونکہ موصیہ تھیں بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔

مولانا ابوبکر ایوب صاحب انڈونیشیا کے رہنے والے تھے۔ تاریخ وفات ۱۴، ۱۵ ستمبر ۱۹۷۲ء کی درمیانی رات۔ مولانا ابوبکر ایوب انڈونیشیا کے ان اوّلین احمدیوں میں سے تھے جو ۱۹۲۴ء میں قادیان آئے۔ وہاں انہیں بیعت سے مشرف ہونے اور پھر دینی تعلیم حاصل کرنے کی توفیق ملی۔ یعنی جب قادیان آئے تھے تو اس وقت احمدی نہیں تھے۔ آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان بھی پاس کیا۔ آپ کو انڈونیشیا کے علاوہ ہالینڈ میں بھی تبلیغی فرائض سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ آپ کا وصال ہالینڈ میں ہی ڈیوٹی پر مامور ہونے کی حالت میں ہوا۔

مولوی صاحب موصوف نہایت نیک فطرت، ملنسار، خوش اخلاق، شیریں گفتار اور بے حد محنتی تھے۔ لباس کی عمدگی اور صفائی کا بڑا خیال رکھتے تھے۔ وقت کے بہت پابند تھے۔ شیریں گفتار تھے۔ مجھے بھی اس زمانہ میں جب یہ ہالینڈ میں تھے وہاں ان سے ملنے کی توفیق ملی تھی اور میں نے

خصوصیت سے یہ بات محسوس کی تھی کہ بہت ستھرا اور صاف لباس پہننے کے عادی تھے اور کافی (Coffee) بنانے میں بہت ماہر تھے۔ چنانچہ سب سے پہلا کافی کا چسکا مجھے ان کی بنی ہوئی کافی سے ہوا تھا۔ آپ نے مختصر علالت کے بعد سڑسٹھ (۶۷) سال کی عمر میں وفات پائی۔ بوقت وفات آپ وہاں کے مشنری انچارج تھے۔ آپ کی میت ربوہ پہنچائی گئی جہاں ۲۳ر ستمبر ۱۹۷۲ء کو نماز جمعہ کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے مسجد اقصیٰ میں آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔

آپ کے وصال کے وقت آپ کے بچے انڈونیشیا میں مقیم تھے۔ آپ نے اپنی بیوہ کے علاوہ چار بیٹے اور چار بیٹیاں بطور یادگار چھوڑے۔ آپ کے بڑے بیٹے انیس احمد یعقوب صاحب اس وقت جکارتہ میں ایک انجینئرنگ کمپنی میں ڈائریکٹر ہیں اور دو بیٹے عبدالحمید صاحب اور عبدالمغنی صاحب بھی جکارتہ میں ہی رہتے ہیں۔ اوّل الذکر ملازم ہیں اور دوسرے بزنس مین ہیں۔ چاروں بیٹیاں شادی شدہ ہیں اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کا خاص احسان ہے کہ جہاں ان کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ترقی عطا فرمائی ہے ان کی اولاد کو دین میں بھی بہت مخلص بنایا ہے اور یہ سارے بچے خدا تعالیٰ کے فضل سے سلسلہ کے مخلص خادم ہیں

اب **ظاہر احمد صاحب ، جواد رشید احمد خان صاحب ایڈووکیٹ نائب قائد ضلع لاہور** اور **خواجہ اعجاز احمد صاحب ناظم اطفال ضلع لاہور** کی شہادت کا واقعہ بیان کرتا ہوں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ لاہور سے ربوہ آرہے تھے۔ لاہور کے خدام کا ایک گروپ جو پانچ افراد پر مشتمل تھا، حفاظتی نقطہ نظر سے حضور انور کے قافلہ کے پیچھے آرہا تھا۔ پنڈی بھٹیاں سے چھ کلومیٹر دور ایک ٹرک کو اوورٹیک کیا تو سامنے ایک سائیکل سوار کو دیکھ کر اسے بچانے کے لئے کار روکنے کی کوشش کی اور اسی کوشش میں کار ایک درخت سے جا ٹکرائی جس سے مکرم ظاہر احمد صاحب، مکرم خواجہ اعجاز احمد صاحب اور مکرم جواد رشید احمد خان صاحب نے موقع پر ہی دم توڑ دیا اور ان کے ایک ساتھی بہت زخمی ہوئے۔

شہید ہونے والے خدام میں سے قائد ضلع مکرم ظاہر احمد صاحب روہڑی کے رہنے والے تھے اور ملازمت کے سلسلہ میں لاہور منتقل ہو چکے تھے۔ دو سال سے قائد ضلع لاہور تھے۔ آپ نے اپنے سوگوار والدین کے علاوہ ایک بیوہ، تین لڑکیاں اور ایک لڑکا یادگار چھوڑے۔ بیٹیوں میں سے ایک کی شادی ہو چکی ہے۔ دو لڑکیاں کراچی یونیورسٹی میں B.Sc کی طالبات ہیں۔ بیٹا الیکٹرانکس انجینئرنگ کر کے فلپس کمپنی میں ملازم ہے اور کراچی میں مقیم ہے۔

مکرم جواد رشید احمد خان صاحب ابن ملک بشیر احمد صاحب بوقت شہادت نائب قائد ضلع لاہور تھے۔ آپ کی عمر ۲۷ برس تھی۔ آپ کے بڑے بھائی مکرم زرتشت منیر احمد صاحب کراچی کے نائب قائد ضلع تھے۔

حلقہ محمد نگر لاہور کے مکرم خواجہ اعجاز احمد صاحب ابن مکرم خواجہ محمد اکرم صاحب حادثہ کا شکار ہونے والے خدام میں سب سے چھوٹی عمر کے تھے۔ کوئی ۲۳، ۲۴ سال عمر ہوگی۔ شہادت سے ایک سال پہلے آپ نے ایم۔ ایس۔ سی فزکس کا امتحان پنجاب یونیورسٹی سے دوئم پوزیشن میں پاس کیا تھا اور مجلس نصرت جہاں کے لئے اپنی خدمات پیش کر رکھی تھیں۔ آپ کے چھوٹے بھائی خواجہ ایاز احمد صاحب بھی واقف زندگی ہیں اور جامعہ احمدیہ میں بطور استاد اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ موصی تھے چنانچہ آپ کو بہشتی مقبرہ میں تدفین کی سعادت نصیب ہوئی جبکہ دوسرے شہداء کو قبرستان نمبر ا میں دفن کیا گیا۔ سوا چار بجے سہ پہر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے بہشتی مقبرہ کے میدان میں نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد پہلے مکرم خواجہ اعجاز احمد صاحب کی قبر کی تیاری میں حضورؒ نے شرکت فرمائی اور قبر تیار ہونے پر دعا کرائی۔ پھر قبرستان نمبر ا تشریف لے گئے جہاں آپ باقی دونوں شہداء کی تدفین تک ٹھہرے رہے اور آخری دعا کروائی۔

اب **محترم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب۔ کانو نائیجیریا** کی وفات کا ذکر کرتا ہوں۔ تاریخ وفات جولائی ۱۹۸۱ء۔ ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب حضرت مولوی سعد الدین صاحب

Earlsfield Properties

Landlords & landladies

Guaranteed rent

your properties are urgently required

Tel: 0181-265-6000

آف کھاریاں کے بیٹے تھے۔ ربوہ میں بھی آپ کو خدمت کی بہت توفیق ملی اور اتنے ہمدرد تھے اور غریبوں کا علاج مفت کرتے تھے کہ بہت کم ڈاکٹروں کو جو ربوہ میں متعین رہے ہیں اتنی ہر دلعزیزی حاصل ہوگی جتنی ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کو تھی۔ ۱۹۶۲ء میں کانو نائیجیریا بطور مشنری ڈاکٹر تقرر ہوا۔ مسجد میں ہی کلینک شروع کیا اور اس کی آمد سے زمین خریدی اور ایک بہت بڑا ہسپتال بنایا۔ آج کل وہاں جو ہسپتال ہے اُنہی کا بنایا ہوا ہے۔ احمدیہ سکول کانو کی زمین بھی ڈاکٹر صاحب نے ہی خریدی اور ۱۹۸۱ء میں دل کے حملہ سے نائیجیریا میں ہی وفات ہوئی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ کا جنازہ ربوہ لے جایا گیا۔ آپ کے پسماندگان میں دو بیٹے ڈاکٹر انوار الدین صاحب اور ڈاکٹر جمال الدین صاحب ضیاء امریکہ میں مقیم ہیں۔ ایک بیٹی بھی امریکہ میں ہیں اور دوسری بیٹی کینیڈا میں ہیں۔

مکرم قریشی محمد اسداللہ صاحب کاشمیری۔ تاریخ وفات ۲۶ اگست ۱۹۸۲ء۔ مرحوم ۱۹۲۶ء میں وادیٔ کشمیر کی شمال مغربی تحصیل ہندواڑہ میں پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم کے علاوہ اپنے طور پر دینی تعلیم حاصل کرتے رہے۔ ان کو پاکستان میں خدمت کی توفیق ملی ہے۔ پاکستان ہی میں وفات ہوئی ہے لیکن کشمیر کا وہ حصہ جس میں یہ پیدا ہوئے تھے ان کا وطن تھا نہ کہ پاکستان۔ پاکستان ان کا ثانی وطن بنا ہے اس لئے ان کی بعض دوسری خوبیوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان کو بھی شہداء کی فہرست میں شامل سمجھا گیا ہے۔

ابتدائی تعلیم کے علاوہ اپنے طور پر دینی تعلیم حاصل کرتے رہے۔ ۱۹۴۸ء میں پاکستان آگئے ۱۹۵۰ء کے لگ بھگ جب آپ حکومت پاکستان کی طرف سے واہ کے کشمیری مہاجرین کے کیمپ میں دینی معلم تھے تو جماعت احمدیہ سے متعارف ہوئے اور تحقیقِ حق کی غرض سے سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر کا مطالعہ کرنے لگے۔ مسلسل آٹھ نو سال تک بڑے غور سے مطالعہ کرنے کے بعد جب آپ کو پوری طرح شرح صدر نصیب ہو گیا تو ۱۹۵۹ء میں بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے اور پھر اپنی زندگی وقف کر دی۔ آپ کو بطور مربی گلگت، ایبٹ آباد، کیمبل پور، مظفر آباد اور کوٹلی میں بڑی خوش اسلوبی اور ذمہ داری کے ساتھ اپنے منصبی فرائض نبھانے کی توفیق ملی۔

آپ مربی سلسلہ کے فرائض کے ساتھ ساتھ علمی تحقیق میں بھی ہمیشہ مصروف رہے۔ چنانچہ آپ نے کئی اعلیٰ مرتبہ کی تحقیقی کتب اور پمفلٹ اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ نے تین مرتبہ فضل عمر فاؤنڈیشن کا علمی تصانیف پر دیا جانے والا انعام بھی حاصل کیا۔ مرحوم بڑے حلیم الطبع اور سادہ تھے۔ فرض شناسی، نیکی، دیانت اور محنت آپ کی نمایاں صفات تھیں۔ وفات کے وقت آپ کوٹلی آزاد کشمیر میں بطور مربی متعین تھے۔ اگست ۱۹۸۲ء کے تیسرے ہفتہ میں ملیریا بخار سے بیمار ہوئے۔ بخار میں کمی آئی تو ۲۶ر اگست کو دل کے شدید حملہ سے جانبر نہ ہو سکے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی تھے اس لئے آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔ آپ کی اہلیہ آپ کی وفات کے دو سال بعد وفات پا گئیں۔ آپ کی ایک ہی بیٹی مریم ہیں جو ربوہ کے محلہ دارالعلوم شرقی میں رہتی ہیں۔

محترم مولوی برکت اللہ محمود صاحب مربی سلسلہ۔ ۷ر اکتوبر ۱۹۸۳ء کی صبح دس بجے موٹر سائیکل چلاتے ہوئے حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے۔ اس کے بعد مسلسل بیہوش رہے اور اسی بیہوشی میں ان کی وفات ہوئی۔ بوقت وفات ان کی عمر ۵۲ سال تھی۔ مجھے بھی ان کا کلاس فیلو ہونے کا شرف حاصل رہا۔ بہت نیک دل، خوش مزاج اور سلسلے سے بہت محبت رکھنے والے وجود تھے۔ مرحوم کا جنازہ ۱۴ر اکتوبر کی صبح ربوہ پہنچا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحوم عرصہ ڈیڑھ سال سے لاہور میں متعین تھے اور اس سے قبل لمبا عرصہ ملتان میں خدمات بجا لاتے رہے۔ مرحوم نے اپنی یادگار اپنی بیوی کے علاوہ تین بیٹیاں اور دو بیٹے چھوڑے ہیں۔ بیٹیاں سب اللہ تعالیٰ کے فضل سے شادی شدہ ہیں اور خوش ہیں۔

مکرم الحاج محمدابراھیم بی چی (Bichi) صاحب سن وفات ۱۹۸۴ء۔ مکرم الحاج محمد ابراہیم صاحب بیچی کانو نائیجیریا کے رہنے والے تھے۔ ہاؤسا قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے اور لوکل مبلغ کے طور پر کام کر رہے تھے۔ آپ ایک صاحب علم شخص تھے۔ دعوت الی اللہ کا بے حد شوق تھا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عربی کتب کا گہری نظر سے مطالعہ کیا تھا۔ مخالفین نے ان کو پیشکش کی کہ ان کے ساتھ شامل ہو جائیں تو اعلیٰ عہدہ، کار اور تمام سہولتیں مہیا کی جائیں گی۔ آپ نے اس پیشکش کو حقارت سے ٹھکرا دیا۔ ۱۹۸۴ء میں کانو سے باؤچی (Bauchi) تبلیغی دورے پر جا رہے تھے ٹیکسی کے حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے۔ محترم محمد میشانو صاحب جو موجودہ امیر جماعت نائجیریا ہیں نے انہیں ہسپتال پہنچایا۔ بظاہر حالت تسلی بخش تھی اور ڈاکٹرز نے بھی اس حالت پر اطمینان کا اظہار کیا تھا لیکن جب محترم میشانو صاحب انہیں ہسپتال پہنچا کر اپنے گھر پہنچے تو ایک گھنٹے کے بعد ہی حالت اچانک بگڑ گئی اور وفات پا گئے۔ آپ کا جنازہ کانو لایا گیا اور وہاں تدفین ہوئی۔ آپ کی بیوہ کانو میں مقیم ہیں اولاد کوئی نہیں تھی۔

مکرم قریشی محمد اسلم صاحب مبلغ ٹرینیڈاڈ۔ مکرم قریشی محمد اسلم

صاحب ۸رنومبر ۱۹۳۹ء بروز جمعہ قادیان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد قریشی محمد احسن صاحب مرحوم تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں استاد تھے اور دادا مکرم حافظ محمد حسین صاحب حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفقاء میں سے تھے۔ قریشی صاحب نے ابتدائی تعلیم قادیان میں حاصل کی۔ ۱۹۵۶ء میں آپ نے اپنی زندگی وقف کردی اور ۱۹۵۷ء میں میٹرک پاس کرنے کے بعد جامعۃ المبشرین میں داخلہ لیا۔ جامعہ سے فارغ ہونے پر ۲۷رمئی ۱۹۶۳ء سے باقاعدہ طور پر خدمت سلسلہ کا آغاز کیا۔ مئی ۱۹۶۹ء میں محترم قریشی صاحب ماریشس تشریف لے گئے جہاں ۱۹۷۳ء تک اعلائے کلمۃ اللہ کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ مئی ۱۹۷۵ء میں آپ گیانا گئے جہاں جولائی ۱۹۸۳ء تک خدمات سلسلہ بجالاتے رہے۔ اس کے بعد آپ کی تقرری ٹرینیڈاڈ میں بطور مربی سلسلہ ہوئی جہاں آپ اپنی شہادت کے نیک انجام تک پہنچے۔

ان کی شہادت کا واقعہ ایک پہلو سے ایک ایسا رنگ بھی رکھتا ہے جیسے عمداً ان کو محض احمدیت کی وجہ سے قتل کیا گیا ہے۔ لیکن جو حالات ہیں وہ مشکوک ہیں اس لئے ان کو شہادت کی حیثیت تو ہر لحاظ سے حاصل ہے ہی مگر معین طور پر یہ نہیں کہا جاسکتا کہ خالصۃً احمدیت کی بنا پر ان کو شہید کیا گیا تھا۔ غالباً کرائے کے قتل کرنے والے کو کسی دشمن نے پیسے دے کر ان کی شہادت پر آمادہ کیا ہے۔

محترم قریشی صاحب ۱۰راگست ۱۹۸۵ء کی شام اپنے بیٹے محمد نصیر قریشی کے ساتھ کار میں بیٹھ کر جارہے تھے رستہ میں تین نامعلوم افراد نے آپ کو اپنی کار روکنے کا اشارہ کیا اور قریشی صاحب کو کار سے باہر بلایا۔ آپ کار سے باہر آئے تو ایک شخص نے فوراً پستول آپ کی کنپٹی پر رکھ کر فائر کردیا جس کے نتیجہ میں آپ موقعہ پر ہی شہید ہوگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ شہادت کے وقت آپ کی عمر ۴۶ سال تھی۔ جو بیٹا کار میں بیٹھا ہوا تھا اسے کچھ نہیں کہا نہ کوئی لوٹ مار کی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کسی پیسے یا کسی لالچ کی خاطر ایسا کام نہیں کیا گیا۔ ۱۹راگست کو آپ کا جنازہ ربوہ میں ادا کرنے کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ مکرم قریشی صاحب کی شادی ۱۹۶۶ء میں ان کی چچازاد محترمہ شمس النساء بیگم صاحبہ بنت قریشی محمد اکمل صاحب کے ساتھ ہوئی تھی۔ قریشی صاحب نے اپنی یادگار ایک بیٹا اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ یہ کینیڈا میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے آباد ہیں۔

مکرم عبدالمالک آدجے صاحب غانین۔ ۱۹۶۰ء میں آپ کا تقرر گھانا میں سرکٹ مشنری کے طور پر ہوا۔ بڑے پرجوش داعی الی اللہ تھے اور تبلیغ کی خاطر دور دراز علاقوں کا سفر پیدل کیا کرتے تھے۔ ۱۹۸۶ء میں مجلس انصاراللہ کے اجتماع میں شمولیت کے لئے ابورا (Abura) آئے۔ واپس روانگی پر ان کی کار کو ایک گاڑی سے ٹکرانے پر حادثہ پیش آیا جس کے نتیجہ میں آپ جانبر نہ ہوسکے اور ۳۱راکتوبر ۱۹۸۶ء کو راہیٔ ملک بقا ہوئے۔ آپ کی عمر بوقت وفات چھیالیس سال تھی۔ آپ نے اپنے پیچھے دو بیوائیں اور تین بیٹے اور سات بیٹیاں بطور یادگار چھوڑی ہیں۔ ساری بیٹیاں شادی شدہ ہیں۔ ایک بیٹا تاجر ہے اور دو بیٹے پٹرول سٹیشن پر کام کرتے ہیں۔ سارا خاندان خدا کے فضل سے دنیا کے لحاظ سے بھی ٹھیک ہے اور دین کے لحاظ سے بھی۔

مکرم مولوی محمد احمد امُوسا مینسا صاحب غانین۔ مولوی محمد احمد اموسا مینسا صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ کے فارغ التحصیل تھے اور ۱۹۸۶ء میں شاہد کی ڈگری اور فقہ میں تخصص کرنے کے بعد گھانا واپس تشریف لائے جہاں سنٹرل ریجن میں بطور مرکزی مبلغ مقرر ہوئے۔ ۱۸رستمبر ۱۹۸۸ء کو لجنہ اماء اللہ گھانا کے مرکزی اجتماع میں شمولیت کے لئے لجنات کے ساتھ ایک بس میں سوار وا (WA) شہر جارہے تھے کہ بس کا ٹائر پھٹنے کی وجہ سے حادثہ پیش آیا اور مولوی صاحب اسی حادثہ کے نتیجہ میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ شہادت کے وقت آپ کی عمر چھتیس برس تھی اور پسماندگان میں ایک بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا چھوڑا جو اس وقت سکول میں زیر تعلیم ہے۔

مکرم مبارک احمد صاحب ساقی مبلغ انگلستان۔ تاریخ وفات ۱۶رمئی ۱۹۹۲ء۔ مکرم مبارک احمد ساقی صاحب مکرم چوہدری فضل دین صاحب کے بیٹے اور حضرت چوہدری پیر محمد صاحب صحابی حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے پوتے تھے۔ ۱۹۵۰ء سے ۱۹۵۲ء تک مولوی فاضل اور شاہد کلاس میں کامیابی کے بعد بطور واقف زندگی میدان عمل میں کام شروع کردیا۔ ہم دونوں کو بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے کلاس فیلو ہونے کا موقع ملا۔ آپ کو امیر و مشنری انچارج کے طور پر لائبیریا میں بھی خدمت کی توفیق ملی۔ ۱۹۷۸ء میں انگلستان تقرر ہوا۔ اس دوران آپ نائب امام مسجد فضل لندن کے طور پر خدمت سرانجام دیتے رہے۔ پھر ۱۹۸۴ء میں میری انگلستان ہجرت کے بعد آپ مختلف اہم مرکزی عہدوں پر فائز رہے۔ ایک عرصہ سے دل کے عارضہ میں مبتلا تھے۔ آخر ۱۶ مئی ۱۹۹۲ء کو دل کے حملہ سے ہی وفات پائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ پہلی بیوی سے ایک بیٹا منصور احمد ساقی اور بیٹی سارہ ہیں جو یہاں لندن میں مختلف جماعتی کاموں میں خدمت کی سعادت پارہے ہیں۔

مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی۔ تاریخ وفات ۲۳راگست ۱۹۹۲ء۔ یہ عجیب اتفاق ہے کہ جن واقفین کا ذکر ہو رہا ہے یہ بہت سے میرے کلاس فیلو بھی رہے ہیں۔ مسعود احمد صاحب جہلمی کا مجھے یاد نہیں ہے شاید یہ کلاس فیلو نہ رہے ہوں۔ مگر پہلے تھے۔ یہ نہیں تھے۔ کیونکہ یہ مجھ سے بہت جونیئر تھے۔ آپ مکرم عبدالرحیم صاحب نیا محلّہ جہلم کے فرزند تھے۔ اپریل ۱۹۳۴ء میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۵۷ء میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۶۰ء میں مربیان کلاس پاس کی، اس کے بعد بی۔اے۔ اور پھر ۱۹۶۵ء میں ایم۔اے۔ کیا۔ جولائی ۱۹۶۰ء سے آپ نے کام شروع کیا۔ آپ کو بیرون ملک نائیجیریا، لائبیریا، انگلستان، سوئٹزرلینڈ اور جرمنی میں خدمات سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ وفات کے وقت جرمنی میں خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ ہر ابتلاء میں حیرت انگیز صبر و ثبات دکھایا اور اس کا میں خود ذاتی طور پر گواہ ہوں کہ کسی وجہ سے میں ان سے ناراض ہوا اور ان کی جو ترقیات تھیں ساری ختم کر کے ان کو ایک عام شہری کے طور پر وہاں رکھا اور اسی حیثیت سے واقف زندگی کے طور پر خدمت کرنے کا موقع دیا لیکن ایک ذرہ بھی ان کی زبان سے کوئی شکوہ ظاہر نہیں ہوا۔ اپنی اولاد کو نصیحت کرتے رہے کہ مرکز سے اپنا تعلق فدائیت کا قائم رکھنا۔ یہ جو خاص ان کا جذبہ تھا اس نے میرے دل کو موہ لیا۔ آپ ۲۳راگست ۱۹۹۲ء کو دل کی تکلیف کے باعث جرمنی میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی تدفین فرینکفرٹ مشن کے قریب ہی ایک قبرستان میں ہوئی۔ انہوں نے اپنی اولاد اور متعلقین کو بھی ہمیشہ یہی نصیحت کی کہ نظام جماعت سے پوری طرح وابستہ رہیں۔ ان کی اس وفا کو دیکھ کر ان کی وفات پر میرے دل میں خیال آیا کہ ان کی قبر کے کتبہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا یہ مصرعہ لکھنا چاہئے۔ "بے وفاؤں میں نہیں ہوں میں وفاداروں میں ہوں"۔ وہ واقعی وفادار تھے۔ اسی روز جمعہ کے بعد خاکسار نے ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ ان کے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ تین بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ بڑے بیٹے لقمان احمد صاحب واقف زندگی ہیں اور آجکل امریکہ میں اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ دوسرے بیٹے سلمان احمد صاحب واشنگٹن میں بطور بینک مینجر کام کر رہے ہیں۔ تیسرے بیٹے محمد ذبیح صاحب میری آخری ملاقات تک وہاں پڑھائی کر رہے تھے۔ بڑی بیٹی منصورہ اسد شادی شدہ ہیں اور واشنگٹن میں مقیم ہیں، ان کے پھر دو بیٹے ہیں۔ دوسری بیٹی قدسیہ مسعود Eleventh میں تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ یعنی شہید مرحوم کی دوسری بیٹی قدسیہ ابھی طالبہ علم ہیں۔

مبشر احمد چودھری صاحب مربی سلسلہ کانو نائیجیریا۔ تاریخ شہادت ۷اردسمبر ۱۹۹۲ء۔ آپ ۷اردسمبر ۱۹۹۲ء کو دعوت الی اللہ کے لئے دیگر دوستوں کے ساتھ ایک سفر پر جارہے تھے کہ ان کی کار کھائی میں گر گئی۔ مکرم مبشر احمد چودھری صاحب نے موقع پر ہی دم توڑ دیا جبکہ دوسرے دو ساتھی زخمی ہوگئے۔ ان کے امیر صاحب نے حلفاً گواہی دی کہ ایک سال قبل مکرم مبشر احمد صاحب نے انہیں یہ بات بتائی تھی کہ جب میں ربوہ سے چلنے لگا تو میری بیوی نے خواب دیکھا تھا کہ اس کا خاوند خدمتِ دین کے سفر سے کفن میں لپٹا ہوا واپس آیا ہے۔ اب دیکھیں کس طرح احمدیت کی تاریخ میں اللہ تعالیٰ یہ نشانات ظاہر فرماتا ہے۔ کوئی جاہل سے جاہل بھی اگر تعصب سے پاک ہو تو غور کرے کہ یہ ساری شہادتیں ہی احمدیت کی ہمیشگی کی زندگی کی گواہ بن جائیں۔ ان کے پسماندگان میں بیوہ مکرمہ امۃ المتین صاحبہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے۔ بڑی بیٹی نداء الفتح ۱۲ سال کی ہیں، بیٹا باسل احمد دس سال کا ہے اور چھوٹی بیٹی سائرہ احمد کی عمر آٹھ سال ہے۔ تینوں بچے ربوہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

مکرم محمد کما ل الدین صاحب آیودیجی، نائجیرین۔ تاریخ وفات ۴ردسمبر ۱۹۹۳ء۔ آپ نے ۱۹۸۰ء میں زندگی وقف کی اور تقریباً بیس سال تک اخلاص سے خدمت دین سرانجام دیتے رہے۔ جماعت احمدیہ نائجیریا کے اولین موصیان میں سے تھے۔ جماعت کے ایک کارکن کی اہلیہ کے ہاں پیدائش متوقع تھی اور فوری طور پر ہسپتال لے جانا ضروری تھا۔ اس وقت فون کام نہیں کر رہا تھا آپ موٹر سائیکل پر ایمبولینس لینے کے لئے گئے واپسی پر موٹر سائیکل کو حادثہ پیش آنے سے ان کی وفات ہوگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ پسماندگان میں ایک بیوہ کے علاوہ ایک لڑکا اور چھ لڑکیاں چھوڑیں۔ بیٹا اس وقت اولیول کر رہا ہے۔ سب بچے خدا کے فضل سے احمدی ہیں اور جماعت کے کاموں میں بہت مستعد ہیں۔

محترم چوہدری محمد عیسیٰ صاحب انگلستان۔ تاریخ وفات ۳۰رستمبر ۱۹۹۴ء۔ محترم چوہدری محمد عیسیٰ صاحب مکرم چودھری محمد یوسف صاحب آف مالو کے بھگت ضلع سیالکوٹ کے بیٹے تھے۔ ۱۹۶۵ء میں شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ کئی سال کینیا میں بطور مبلغ کام کیا۔ ۱۹۸۲ء میں آپ کا تقرر انگلستان میں ہوا۔ میری لندن آمد پر دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں تقرری ہوئی اور وفات سے چند روز قبل تک نہایت محنت سے مفوضہ امور سرانجام دیتے رہے۔ وفات سے چند روز قبل ہسپتال میں داخل ہوئے

Heating & Electrical Services

Heating Installation - Service - Repair

Landlord Certificates & All type of Electrical Work undertaken

Corgi & C.I.T.B Registered

Call Mr. Hafeez : 0181-683-0342

Mr. Zaheer : 07931-781601

اور پھر ہسپتال سے گھر واپس نہیں آئے اور اپنے مولائے حقیقی سے جاملے۔انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ کے پسماندگان میں آپ کی بیوہ محترمہ طاہرہ عیسیٰ کے علاوہ تین بیٹے اور ایک بیٹی ہیں جو اللہ کے فضل سے دین ودنیا کی نعمتوں سے متمتع ہیں۔

مکرم علی حید ر اوپل صاحب مبلغ سلسلہ۔ آپ ۱۲؍اگست ۱۹۴۱ء کو مہدی پور ضلع سیالکوٹ میں مکرم میاں محمد رمضان صاحب کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ پیدائشی احمدی تھے۔ مئی ۱۹۷۲ء کو شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۲۳ سال تک خدمت دین کی توفیق پائی۔ بیرونی ممالک میں آپ غانا، گیمبیا اور کینیڈا میں خدمات سرانجام دیتے رہے۔ آپ گیمبیا سے رخصت پر اپنے بچوں کو ملنے کینیڈا آئے ہوئے تھے۔ ۳۰؍اپریل ۱۹۹۵ء کو کینیڈا ہی میں کار کے ایک حادثہ میں شہید ہو گئے۔انا للہ و انا الیہ راجعون۔ بوقت شہادت آپ کی عمر ۵۴ سال تھی۔ آپ نے اپنی بیوہ کے علاوہ اپنے پیچھے بطور یادگار تین بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑے ہیں۔ آپ کی شہادت سے پہلے ہی بڑی بیٹی کی شادی ہو چکی تھی جو اب امریکہ میں ہیں۔ بڑے بیٹے محمد افضل صاحب پی۔ایچ۔ڈی کر رہے ہیں۔ دوسرے بیٹے محمد احسن اور محمد انور زیر تعلیم ہیں۔اول الذکر الیکٹریکل انجینئرنگ میں اور محمد انور مکینیکل انجینئرنگ میں ہیں۔ چھوٹی بیٹی امتہ الرءوف کی بھی شادی ہو چکی ہے اور سسکاٹون کینیڈا میں رہائش پذیر ہیں۔ سارے بچے اللہ تعالیٰ کے فضل سے دین ودنیا کی نعمتوں سے نوازے گئے ہیں۔

مکرم مبشر احمد صاحب باجوہ شہید آف جرمنی۔ مبشر احمد صاحب باجوہ جماعت احمدیہ جرمنی کے سرگرم کارکن اور فدائی احمدی تھے۔ خلافت احمدیہ سے ایسا عشق تھا کہ اس عشق میں ہمیشہ مگن رہتے تھے مختلف حیثیتوں سے جماعت جرمنی کی بہت عمدہ خدمات سرانجام دینے کی توفیق پائی۔ زندگی کے آخری ایام میں ایم۔ٹی۔اے کی ذمہ داری ان کے سپرد تھی اور سارے جرمنی میں حلقہ وار کارکنوں اور کارکنات کی ٹیمیں بنا کر بہت عمدگی سے اس کام کو منظم کیا اور یہی منظم کام ہے جو اب بہت تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔ ایم۔ٹی۔اے کے کاموں کے سلسلہ میں ہی اپنے بیٹے کے ہمراہ لندن آئے ہوئے تھے اور کیسٹس وغیرہ تیار کروا کر واپس جرمنی جارہے تھے کہ ۲۳؍اگست ۱۹۹۵ء کو دوران سفر ایک حادثے کے نتیجے میں شہید ہو گئے۔انا للہ و انا الیہ راجعون۔

آپ نے بیوہ کے علاوہ دو بیٹے محمد مظفر باجوہ اور محمد احسن باجوہ چھوڑے ہیں۔ دونوں بھائی جماعتی کاموں میں فدائیت کی روح سے حصہ لیتے ہیں۔ اول الذکر اپنے باپ کے نقش قدم پر ایم۔ٹی۔اے۔ جرمنی کی بہت عظیم الشان خدمت کر رہے ہیں اور بطور ایڈیشنل سیکرٹری اس خدمت پر فائز ہیں اور ان کا ارادہ ڈینٹسٹ (Dentist) بننے کا ہے۔ اللہ ان کو اچھا ڈاکٹر بننے کی توفیق بخشے۔ احسن باجوہ بھی ایم۔ٹی۔اے کی ٹیکنیکل ٹیم کی روح رواں ہیں۔

مکرم احسان احمد باجوہ صاحب۔ انگلستان۔ مکرم احسان احمد باجوہ صاحب اگرچہ مبلغ تو نہیں تھے مگر اپنی زندگی وقف بہرحال کر دی تھی اور بہت اخلاص سے زندگی وقف کی تھی۔ مکرم احسان باجوہ صاحب، مکرم یوسف باجوہ صاحب حال جرمنی کے صاحبزادے تھے۔ آپ ۱۹۸۶ء میں جماعتی خدمت پر انگلستان تشریف لائے اور جماعت کے لئے کارپنٹر کے طور پر اپنی خدمت کا عرصہ پورا ہونے سے پہلے ہی ہمیشہ کے لئے اپنی زندگی وقف کر دی۔ بڑے محنتی اور خاموش طبع کارکن تھے۔ اکتوبر ۱۹۹۵ء میں بیماری کے اچانک حملہ کی وجہ سے ہسپتال میں داخل ہوئے اور کچھ عرصہ قومہ (Comma) میں رہ کر بالآخر ۱۲؍اکتوبر ۱۹۹۵ء کو ہسپتال میں ہی وفات پائی۔انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ کے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ چار بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں جو یو۔کے۔ میں مقیم ہیں۔ ایک بیٹی جرمنی میں بیاہی ہوئی ہیں۔ سب ہی خدا تعالیٰ کے فضل سے دینی اور دنیاوی حسنات سے نوازے گئے ہیں۔

مکرم الحاج السیّد حلمی الشافعی انگلستان۔ تاریخ وفات ۱۲؍فروری ۱۹۹۶ء۔ محترم السیّد حلمی الشافعی صاحب قاہرہ مصر میں ۱۹۲۹ء میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۶۵ء میں قبول احمدیت کی سعادت پائی۔ ۱۹۸۶ء میں آپ نے ملازمت سے استعفیٰ دے دیا اور خدمتِ دین کے لئے اپنی زندگی وقف کر دی۔ ۱۹۹۴ء میں مرکز کی ہدایت پر برطانیہ تشریف لے آئے اور یہاں سلسلہ کی کتب کے عربی ترجمہ کے کام میں ہمہ تن مصروف ہو گئے۔ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ پر "لقاء مع العرب" پروگرام کے اجراء پر آپ کو اس خدمت کا موقعہ ملا کہ میرے انگریزی جوابات کا ساتھ ساتھ عربی ترجمہ پیش کرتے تھے اور ترجمانی میں آپ کو ایک ایسی خصوصیت حاصل تھی کہ میں نے اور کسی ترجمان کو اس صفت سے مزین نہیں دیکھا۔ ایک تو رواں فصیح عربی میں ترجمہ ساتھ ساتھ کرنا اور پھر دل ڈال کر ایسے ترجمہ کرنا گویا کہ میں ہی خود عربی بول رہا ہوں۔ یہاں تک ترجمہ کا کمال تھا کہ جب میری آنکھوں میں آنسو دیکھتے تھے تو ان کی آنکھوں سے بھی آنسو رواں ہو جاتے تھے، جب میں ہنستا تھا تو یہ بھی ہنستے تھے۔ بہت عظیم الشان انسان تھے۔ خدا انہیں غریق رحمت کرے۔ ان کی یاد ہمیشہ دعا بن کے دل سے اٹھتی ہے اور اٹھتی رہے گی۔ بچے مصر قاہرہ میں ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے سب بچے مخلص اور فدائی احمدی ہیں۔

استاد اسمٰعیل تراوالی صاحب معلم گیمبیا۔ تاریخ شہادت ۱۵؍فروری ۱۹۹۶ء۔ آپ نے ۱۹۸۱ء میں وقف کر کے تبلیغ کا کام شروع کیا اور بارہ سال تک گیمبیا میں خدمت دین کی توفیق پائی۔ گنی بساؤ میں مشن کے اجراء پر ان کا تقرر وہاں علاقائی مبلغ کے طور پر ہوا اور اڑھائی سال تک کام کیا۔ گنی بساؤ میں ہی تبلیغی سفر پر روانگی کے دوران موٹر سائیکل کے حادثہ میں شہادت پائی۔انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ کے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ایک بڑا بیٹا عمر دس سال اور ایک بیٹی عمر پانچ سال ہیں۔

محترم ابراھیم کنڈا صاحب آف بورکینا فاسو۔ ۱۹۶۵ء میں بورکینا فاسو میں پیدا ہوئے۔ ان کا گھرانہ بہت مذہبی تھا۔ اور بورکینا فاسو میں مذہبی تعلیم مکمل کرنے کے بعد سعودی عرب چلے گئے۔ ۹ سال وہاں قیام کیا اور مدینۃ المنورہ یونیورسٹی سے کامیاب ڈگری حاصل کر کے واپس بورکینا فاسو پہنچے۔ ۱۹۹۲ء میں جماعت میں شمولیت اختیار کی اور خدا کے فضل سے اخلاص اور ایمان میں بہت ترقی کی اور اپنی خدمات جماعت کو پیش کر دیں۔ بڑے پرجوش داعی الی اللہ تھے۔ لوکل مبلغ کے طور پر کام کرنے کی توفیق ملتی رہی۔ ۲۱؍جون ۱۹۹۶ء کو ایک تبلیغی سفر سے واپس آتے ہوئے گاڑی الٹ جانے سے شہادت نصیب ہوئی۔انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم انتہائی وفادار اور مخلص احمدی اور بڑے پرجوش داعی الی اللہ تھے۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا جس کی عمر اڑھائی برس ہے وہ مرحوم کی شہادت کے بعد پیدا ہوا۔

مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ سپین و پرتگال۔ تاریخ وفات ۱۲؍اگست ۱۹۹۶ء۔ آپ ۳۰؍دسمبر ۱۹۱۹ء کو بنگہ یوسی ضلع ہوشیارپور میں مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ کے والدؓ نے ۱۹۰۷ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی تھی۔ دسویں جماعت میں کامیابی کے بعد آپ نے واقف ہونے کی سعادت پائی۔ مبلغین کلاس میں کامیابی کے بعد حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد پر آپ نے کچھ دیر ایک گلاس فیکٹری میں کام سیکھا۔ ۱۹۴۵ء میں آپ کو حضرت مصلح موعودؓ نے سپین کے لئے نامزد فرمایا۔ چنانچہ آپ ۲۴؍جون ۱۹۴۶ء کو تبلیغ دین کے لئے سپین پہنچے۔ جہاں آپ نے انتہائی مشکل حالات میں خود اپنے خرچ پر سپین مشن کے کام کو جاری رکھا۔ ایک پیسہ بھی مرکز سے وصول نہیں کیا۔ مارچ ۱۹۸۸ء تک آپ سپین میں ہی تبلیغی سرگرمیوں میں مصروف رہے جس کے بعد آپ کا تقرر پرتگال ہو گیا جہاں آپ نے احمدیہ مشن کی بنیاد ڈالی۔ ۱۹۹۶ء کے آغاز میں آپ کی ریٹائرمنٹ ہوئی چنانچہ آپ پرتگال سے واپس سپین میں آ کر غرناطہ کے ایک قریبی گاؤں ڈرکال (Durcal) میں رہائش پذیر ہو گئے۔ آپ چند سالوں سے سانس کی تکلیف میں مبتلا تھے۔ ساتھ ہی ذیابیطس بھی تھی جس نے مزید پیچیدگی پیدا کر دی۔ غرناطہ کے ہسپتال میں ۱۲؍اگست ۱۹۹۶ء کو اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔انا للہ و انا الیہ راجعون۔ بوقت وفات آپ کی عمر ۷۷ سال تھی۔ غرناطہ سے آپ کا جنازہ پیدرو آباد لایا گیا اور پیدرو آباد کے قبرستان میں، جو مسجد بشارت سے اتنے فاصلہ پر ہے کہ اذان کی آواز وہاں سنائی دیتی ہے، آپ کی امانتاً تدفین ہوئی۔

آپ کے پسماندگان میں آپ کی بیوہ مکرمہ رقیہ بشریٰ صاحبہ کے علاوہ تین بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔ بڑے بیٹے مکرم عطاء الٰہی منصور صاحب خاطبہ، سپین میں سرجن ہیں۔ دوسرے بیٹے فضل الٰہی قمر صاحب آئبیریا ایئرلائن میں انجینئر ہیں اور میڈرڈ میں کام کرتے ہیں۔ ایک بیٹا بے چارہ نفسیاتی مریض ہے۔ اور یہ جو دو بڑے بیٹے ہیں خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی مخلص فدائی احمدی اور واقفین زندگی کی طرح خدمت سرانجام دیتے ہیں۔ بیٹیوں میں سے مکرمہ رضیہ تسنیم صاحبہ یہاں لندن میں رہتی ہیں۔ اور دوسری دو بیٹیاں طاہرہ شاہدہ صاحبہ اور امۃ الکریم مبارکہ صاحبہ والدہ کے ساتھ سپین میں مقیم ہیں۔

استاد ابوبکر طورئے صاحب گیمبین معلم۔ آپ ۱۹۸۱ء میں غانا کے جامعہ احمدیہ میں تعلیم کی غرض سے گئے اور تین سالہ کورس مکمل کرنے کے بعد گنی بساؤ میں ان کا تقرر ہوا۔ گنی بساؤ میں یہ Farin کے علاقہ میں خدمات بجالاتے رہے۔ پھر گیمبیا میں بھی کام کیا۔ آپ ایک جماعتی کام کے لئے ایک علاقہ کا سفر کر رہے تھے جہاں مسجد اور مشن کی تعمیر کا پروگرام تھا۔ راستہ میں کار کو حادثہ پیش آ گیا جس کی وجہ سے شہادت نصیب ہوئی۔ یہ حادثہ ۱۵؍دسمبر ۱۹۹۸ء کو پیش آیا۔انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ نے بیوہ کے علاوہ دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ ایک کی عمر پانچ سال ہے اور دوسرا تقریباً ڈیڑھ سال کا ہے۔

آخری ذکر جس شہید کا میں اس خطبہ میں کروں گا ان کا نام **مکرم ناصر فاروق سندھو صاحب** ہے۔ مکرم ناصر فاروق صاحب ابن رشید احمد اختر صاحب ۱۷؍اگست ۱۹۷۷ء کو پیدا ہوئے۔ آپ جسو کی ضلع گجرات کے رہنے والے تھے۔ یکم جولائی ۱۹۹۸ء کو جامعہ سے فارغ التحصیل ہو کر چک WB 390 ضلع لودھراں میں دین کی خدمت پر کمربستہ رہے۔ آپ نہایت محنتی، خادم دین اور جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے۔ جامعہ احمدیہ کے علمی پروگراموں میں بھی نمایاں اعزازات حاصل کئے اور خدام الاحمدیہ کے تنظیمی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ تین سال معاون مدیر "تشحیذ الاذہان" کے طور پر نمایاں خدمت کی توفیق پائی۔ بچوں کے لئے ان کی مختلف کہانیاں اور سبق آموز تحریرات جماعتی رسائل کے علاوہ دیگر ملکی اخبارات میں بھی شائع ہوتی رہیں۔ اس پہلو سے آپ کو ملک گیر شہرت حاصل رہی۔ ۱۳؍اپریل ۱۹۹۹ء کو بہاولپور ریلوے اسٹیشن پر ٹرین سے اترتے ہوئے حادثہ میں شہید ہو گئے۔انا للہ و انا الیہ راجعون۔ شہادت کے وقت آپ کی عمر صرف ۲۲ برس تھی اور آپ غیر شادی شدہ تھے۔

اللہ تعالیٰ ان سب شہداء کو غریق رحمت فرمائے اور دین ودنیا میں ان کو حسنات سے نوازے اور ان کی اولاد کو بھی ہمہ وقت دینی اور دنیاوی ترقیات عطا فرماتا رہے۔ ☆......☆......☆......☆

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مہمان نوازی کے

ایمان افروز واقعات

لنگر خانہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی ابتدائی شکل اور دیگر تاریخی واقعات

(حبیب الرحمن زیروی۔ ربوہ)

حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ تحریر فرماتے ہیں:

ایک شب کا ذکر ہے کہ کچھ مہمان آئے جن کے واسطے جگہ کے انتظام کے لئے حضرت ام المومنینؓ حیران ہو رہی تھیں کہ سارا مکان تو پہلے ہی کشتی کی طرح پر ہے۔ اب ان کو کہاں ٹھیرایا جائے۔ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اکرام ضیف کا ذکر کرتے ہوئے حضرت بیوی صاحبہ کو پرندوں کا ایک قصہ سنایا۔ چونکہ میں بالکل ملحقہ کمرے میں تھا۔ اور کواڑوں کی ساخت پرانے طرز کی تھی جن کے اندر سے آواز بآسانی دوسری طرف پہنچتی رہتی ہے۔ اس واسطے میں نے اس سارے قصہ کو سنا۔

فرمایا، دیکھو ایک دفعہ جنگل میں ایک مسافر کو شام ہو گئی۔ رات اندھیری تھی۔ قریب کوئی بستی اسے دکھائی نہ دی اور وہ ناچار ایک درخت کے نیچے رات گزارنے کے واسطے بیٹھ رہا۔ اس درخت کے اوپر ایک پرند کا آشیانہ تھا۔ پرندہ اپنی مادہ کے ساتھ باتیں کرنے لگا کہ دیکھو یہ مسافر جو ہمارے آشیانہ کے نیچے زمین پر آ بیٹھا ہے یہ آج رات ہمارا مہمان ہے اور ہمارا فرض ہے کہ اس کی مہمان نوازی کریں۔ مادہ نے اس کے ساتھ اتفاق کیا اور ہر دو نے مشورہ کر کے یہ قرار دیا کہ ٹھنڈی رات ہے اور اس ہمارے مہمان کو آگ تاپنے کی ضرورت ہے۔ اور تو کچھ ہمارے پاس نہیں۔ ہم اپنا آشیانہ ہی توڑ کر نیچے پھینک دیں تاکہ وہ ان لکڑیوں کو جلا کر آگ تاپ لے۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور سارا آشیانہ تنکا تنکا کر کے نیچے پھینک دیا۔ اس کو مسافر نے غنیمت جانا اور ان سب لکڑیوں کو تنکوں کو جمع کر کے آگ جلائی اور تاپنے لگا۔ تب درخت پر اس پرندوں کے جوڑے نے پھر مشورہ کیا کہ آگ ہم نے اپنے مہمان کو بہم پہنچائی اور اس کے واسطے سینکنے کا سامان مہیا کیا۔ اب ہمیں چاہئے کہ اسے کچھ کھانے کو بھی دیں۔ اور تو ہمارے پاس کچھ نہیں۔ ہم خود ہی اس آگ میں جا گریں اور مسافر ہمیں بھون کر ہمارا گوشت کھا لے۔ چنانچہ ان پرندوں نے ایسا ہی کیا اور مہمان نوازی کا حق ادا کیا"۔

☆......☆......☆

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے۔ تحریر فرماتے ہیں:

ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ نے مجھ سے بیان کیا کہ لنگر کا انتظام حضرت مسیح موعودؑ کے ابتدائی ایام میں گھر میں ہی تھا۔ گھر میں دال سالن پکتا اور لوہے کے ایک بڑے توے پر جسے "لوہ" کہتے ہیں روٹی پکائی جاتی۔ پھر باہر مہمانوں کو بھیج دی جاتی۔ اس لوہ پر ایک وقت میں دو تین نوکرانیاں بیٹھ کر بہت سی روٹیاں یکدم پکا لیا کرتی تھیں۔ اس کے بعد جب باہر انتظام ہوا تو پہلے اس مکان میں لنگر خانہ منتقل ہوا جہاں اب نواب صاحب کا شہر والا مکان کھڑا ہے۔ پھر باہر مہمان خانہ میں چلا گیا۔

☆......☆......☆

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے۔ تحریر فرماتے ہیں:

"بیان کیا ہم سے حافظ روشن علی صاحبؓ نے کہ ان سے ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحبؓ نے بیان کیا تھا کہ ایک دفعہ جب کوئی جلسہ وغیرہ کا موقعہ تھا اور ہم لوگ حضرت صاحبؑ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور مہمانوں کے لئے باہر پلاؤ زردہ وغیرہ پک رہا تھا کہ حضرت صاحب کے واسطے اندر سے کھانا آ گیا۔ ہم سمجھتے تھے کہ یہ بہت عمدہ کھانا ہوگا لیکن دیکھا تو تھوڑا سا خشکہ تھا اور کچھ دال تھی اور صرف ایک آدمی کی مقدار کا کھانا تھا۔ حضرت صاحب نے ہم لوگوں سے فرمایا آپ بھی کھانا کھا لیں۔ چنانچہ ہم بھی ساتھ شامل ہو گئے۔ حافظ صاحب کہتے تھے کہ ڈاکٹر صاحب بیان کرتے تھے کہ اس کھانے سے ہم سب سیر ہو گئے حالانکہ ہم بہت سے آدمی تھے"۔

☆......☆......☆

اسی طرح آپ تحریر فرماتے ہیں کہ:

"بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ سنوریؓ نے کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعودؑ نے چند مہمانوں کی دعوت کی اور ان کے واسطے گھر میں کھانا تیار کروایا۔ مگر عین جس وقت کھانے کا وقت آیا اتنے ہی اور مہمان آ گئے اور مسجد مبارک مہمانوں سے بھر گئی۔ حضرت صاحب نے اندر کہلا بھیجا کہ اور مہمان آ گئے ہیں کھانا زیادہ بھجواؤ۔ اس پر بیوی صاحبہ نے حضرت صاحب کو اندر بلوا بھیجا۔ اور کہا کہ کھانا تو تھوڑا ہے، صرف چند مہمانوں کے مطابق پکایا گیا تھا جن کے واسطے آپ نے کہا تھا مگر شاید باقی کھانے کا تو کچھ کھینچ تان کر انتظام ہو سکے گا لیکن زردہ تو بہت ہی تھوڑا ہے اس کا کیا کیا جاوے۔ میرا خیال ہے کہ زردہ بھجواتی ہی نہیں۔ صرف باقی کھانا نکال دیتی ہوں۔ حضرت صاحب نے فرمایا نہیں یہ مناسب نہیں۔ تم زردہ کا برتن میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ حضرت صاحب نے اس برتن پر رومال ڈھانک دیا اور پھر رومال کے نیچے اپنا ہاتھ گزار کر اپنی انگلیاں زردہ میں داخل کر دیں اور پھر کہا اب تم سب کے واسطے کھانا نکالو خدا برکت دیگا۔ چنانچہ میاں عبداللہ صاحبؓ کہتے ہیں کہ زردہ سب کے واسطے آیا اور سب نے سیر ہو کر کھایا"۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت اماں جانؓ نے فرمایا:

"ایسے واقعات بارہا ہوئے ہیں۔ میں نے پوچھا کس طرح والدہ صاحبہ نے فرمایا یہی کہ تھوڑا کھانا تیار ہوا اور پھر مہمان زیادہ آ گئے۔ مثلاً پچاس کا کھانا ہوا تو سو آ گئے لیکن وہی کھانا حضرت صاحب کے دم سے کافی ہو جاتا رہا۔ پھر حضرت والدہ صاحبہ نے ایک واقعہ بیان کیا کہ ایک دفعہ کوئی شخص حضرت صاحب کے واسطے ایک مرغ لایا۔ میں نے حضرت صاحب کے واسطے اس کا پلاؤ تیار کروایا تھا مگر اسی دن اتفاق ایسا ہوا کہ نواب صاحب نے اپنے گھر میں دھونی دلوائی تو نواب صاحب کی بیوی بچے بھی ادھر ہمارے گھر آ گئے اور حضرت صاحب نے فرمایا کہ ان کو بھی کھانا کھلاؤ۔ میں نے کہا کہ چاول تو بالکل ہی تھوڑے ہیں صرف آپ کے واسطے تیار کروائے تھے۔ حضرت صاحب نے فرمایا چاول کہاں ہیں۔ پھر حضرت صاحب نے چاولوں کے پاس آ کر ان پر دم کیا اور کہا اب تقسیم کر دو۔ والدہ صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ ان چاولوں میں ایسی برکت ہوئی کہ نواب صاحب کے سارے گھر نے کھائے اور پھر بڑے مولوی صاحب (یعنی حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ) اور مولوی عبدالکریم صاحب کو بھی بھجوائے گئے۔ اور قادیان میں اور بھی کئی لوگوں کو دئے گئے۔ اور چونکہ وہ برکت والے چاول مشہور ہو گئے تھے اس لئے کئی لوگوں نے آ آ کر ہم سے مانگے اور ہم نے تھوڑے تھوڑے تقسیم کئے اور وہ سب کے لئے کافی ہو گئے۔

☆......☆......☆

حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ نے بیان کیا کہ جب میں قادیان سے واپس لاہور جایا کرتا تھا تو حضرت صاحب اندر سے میرے لئے ساتھ لے جانے کے واسطے کھانا بھجوایا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ جب میں شام کے قریب قادیان سے آنے لگا تو حضرت صاحب نے اندر سے میرے واسطے کھانا منگایا۔ جو خادم کھانا لایا وہ یونہی کھلا کھانا لے آیا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ مفتی صاحب یہ کھانا کس طرح ساتھ لے جائیں گے کوئی رومال بھی تو ساتھ لانا تھا جس میں کھانا باندھ دیا جاتا۔ اچھا میں کچھ انتظام کرتا ہوں اور پھر آپ نے اپنے سر کی پگڑی کا ایک کنارہ کا ٹکڑا پھاڑا اور اس میں وہ کھانا باندھ دیا۔

☆......☆......☆

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے۔ تحریر فرماتے ہیں:

"قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری نے مجھ سے بذریعہ خط بیان کیا کہ ایک دفعہ میں اور عبدالرحیم خان صاحب پسر مولوی غلام حسن خان صاحب پشاوری مسجد مبارک میں کھانا کھا رہے تھے جو حضرت صاحب کے گھر سے آیا تھا۔ ناگاہ میری نظر کھانے میں ایک مکھی پر پڑی۔ چونکہ مجھے مکھی سے طبعاً نفرت ہے میں نے کھانا ترک کر دیا۔ اس پر حضرت کے گھر کی ایک خادمہ کھانا اٹھا کر واپس لے گئی۔ اتفاق ایسا ہوا کہ اس وقت حضرت صاحب اندرون خانہ کھانا تناول فرما رہے تھے۔ خادمہ پاس سے گزری تو اس نے حضرت سے یہ ماجرا عرض کر دیا۔ حضرت صاحب فوراً اپنے سامنے کا کھانا اٹھا کر اس خادمہ کے حوالے کر دیا کہ یہ لے

VELTEX INDUSTRIES INC.

. . . . the worldclass fabric manufacturers

Specializing

in

velvet, twill, denim, jacquard, pinpoint

at competitive pricing with best quality.

BUYING FACTORY DIRECT IS THE ANSWER

Wholesaler,

readymade garments producers

& converters are welcome

Please contact

Corporate Office,

VELTEX INDUSTRIES INC.

4th Floor, 14726 Ramona Avenue

Chino Hills, California 91710, USA

Phone: (909) 393-9935

Fax: (909) 393-8117

Web site: www.veltex.com

e-mail: veltex@veltex.com

جاؤ۔ اور اپنے ہاتھ کا نوالہ بھی برتن ہی میں چھوڑدیا۔ وہ خادمہ خوشی خوشی ہمارے پاس وہ کھانا لائی اور کہا کہ لو حضرت صاحب نے اپنا تبرک دے دیا ہے۔ اس وقت مسجد میں سید عبدالجبار صاحب بھی جو گزشتہ ایام میں کچھ عرصہ بادشاہ سوات بھی رہے ہیں، موجود تھے۔ چنانچہ وہ بھی ہمارے ساتھ شریک ہو گئے۔

☆......☆......☆

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں کہ:

"ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ نے مجھ سے بیان کیا کہ اوائل میں حضرت مسیح موعودؑ مدتوں دونوں وقت کا کھانا مہمانوں کے ہمراہ باہر کھایا کرتے تھے۔ کبھی پلاؤ اور زردہ پکتا تو مولوی عبدالکریم صاحب ان دونوں چیزوں کو ملا لیا کرتے تھے۔ آپ یہ دیکھ کر فرماتے کہ ہم تو ان دونوں کو ملا کر نہیں کھا سکتے۔ کبھی مولوی صاحب کھانا کھاتے ہوئے کہتے کہ اس وقت اچار کو دل چاہتا ہے اور کسی ملازم کی طرف اشارہ کرتے تو حضرت صاحب فوراً دستر خوان پر سے اٹھ کر بیت الفکر کی کھڑکی میں سے اندر چلے جاتے اور اچار لے آتے"۔

☆......☆......☆

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلوی بیان کرتے ہیں۔

"ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ مغرب کے بعد مسجد مبارک کی دوسری چھت پر مع چند احباب کھانا کھانے کے لئے تشریف فرما تھے۔ ایک احمدی میاں نظام الدین ساکن لدھیانہ جو بہت غریب آدمی تھے اور ان کے کپڑے بھی دریدہ تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ سے چار پانچ آدمیوں کے فاصلہ پر بیٹھے تھے۔ اتنے میں کئی دیگر اشخاص خصوصاً وہ لوگ جو بعد میں لاہوری کہلائے آتے گئے اور آپؑ کے قریب بیٹھتے گئے جس کی وجہ سے میاں نظام الدین کو پرے ہٹنا پڑتا رہا حتیٰ کہ وہ جوتیوں کی جگہ تک پہنچ گیا۔ اتنے میں کھانا آیا تو آپ نے ایک سالن کا پیالہ اور کچھ روٹیاں ہاتھ میں اٹھالیں اور میاں نظام الدین کو مخاطب کرکے فرمایا آؤ میاں نظام الدین صاحب ہم اور آپ اندر بیٹھ کر کھانا کھائیں اور یہ فرما کر مسجد کے صحن کے ساتھ جو کوٹھڑی ہے اس میں تشریف لے گئے اور حضرت صاحب نے اور میاں نظام الدین نے کوٹھڑی کے اندر ایک پیالہ میں کھانا کھایا اور کوئی اندر نہیں گیا۔ جو لوگ قریب آکر بیٹھتے گئے تھے ان کے چہروں پر شرمندگی ظاہر تھی۔

☆......☆......☆

حضرت منشی ظفر احمد صاحب بیان فرماتے ہیں:

"ایک دفعہ جلسہ سالانہ پر بہت سے آدمی آئے جن کے پاس کوئی پارچہ سرمائی نہ تھا۔ ایک شخص نبی بخش نمبردار ساکن بٹالہ نے اندر سے لحاف بچھونے منگوانے شروع کئے اور مہمانوں کو دیتا رہا۔ میں عشاء کے بعد حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ بغلوں میں ہاتھ دئے بیٹھے تھے اور ایک صاحبزادہ جو غالباً حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ تھے پاس لیٹے تھے اور ایک شتری چوغہ انہیں اوڑھا رکھا تھا۔ معلوم ہوا کہ آپ نے بھی اپنا لحاف بچھونا طلب کرنے پر مہمانوں کے لئے بھیج دیا۔ میں نے عرض کی کہ آپ کے پاس کوئی پارچہ نہیں رہا اور سردی بہت ہے فرمانے لگے مہمانوں کو تکلیف نہیں ہونی چاہئے اور ہمارا کیا ہے رات گزر جائے گی۔ نیچے آکر میں نے نبی بخش نمبردار کو بہت برا بھلا کہا کہ تم حضرت صاحب کا لحاف بچھونا بھی لے آئے۔ وہ شرمندہ ہوا اور کہنے لگا کہ جس کو دے چکا ہوں اس سے کس طرح واپس لوں۔ پھر میں مفتی فضل الرحمٰن صاحب یا کسی اور سے ٹھیک یاد نہیں رہا لحاف بچھونا مانگ کر اوپر لے گیا۔ آپ نے فرمایا کہ کسی اور کو دے دو مجھے تو اکثر نیند بھی نہیں آتی اور میرے اصرار پر بھی آپ نے نہ لیا اور فرمایا کسی مہمان کو دے دو۔ پھر میں لے آیا"۔

☆......☆......☆

حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ کپور تھلوی بیان فرماتے ہیں:

"حضرت صاحب کو اپنے خدام کی دلداری کا بہت بڑا خیال رہتا تھا اور آپ ان کے لئے خود اپنی ذات سے ہر قسم کی قربانی اور ایثار کا عملاً اظہار فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ عید کا دن تھا اور میرا صافہ سر صاف نہ تھا۔ اس لئے کہ جب کبھی ہم آتے تھے تو ایک آدھ دن کی فرصت نکال کر آتے لیکن جب یہاں آتے اور حضرت صاحب قیام کا حکم دے دیتے تو پھر ہمیں ملازمت کے چلے جانے کا بھی خیال نہ ہوتا تھا۔ اسی طرح عید کا دن آگیا اور میں ایک ہی صافہ لے کر آیا تھا اور وہ میلا ہو گیا۔ میں نے چاہا کہ بازار سے جاکر خرید لاؤں۔ چنانچہ میں بازار کی طرف جا رہا تھا۔ آپ نے مجھے دیکھ لیا اور آپ کی فراست تو خداداد تھی پوچھا کہاں جا رہے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ عید کا دن ہے میرا صافہ میلا ہے میں بازار سے خریدنے جا رہا ہوں۔ اسی وقت وہاں ہی کھڑے اپنا عمامہ شریف اتار کر مجھے دیا اور فرمایا کہ یہ آپ کو پسند ہے؟ آپ لے لیں۔ میں دوسرا باندھ لیتا ہوں۔ مجھ پر اس محبت اور شفقت کا جو اثر ہوا الفاظ اسے ادا نہیں کر سکتے۔ میں نے نہایت احترام کے ساتھ اس عمامہ کو لے لیا اور آپ بے تکلف گھر تشریف لے گئے اور دوسرا عمامہ باندھ کر آگئے۔

☆......☆......☆

حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ بیان فرماتے ہیں:

ایک دفعہ میں قادیان سے رخصت ہونے لگا اور حضرت بانی سلسلہؑ نے اجازت دی۔ پھر فرمایا کہ ٹھہر جائیں۔ آپ دودھ کا گلاس لے آئے اور فرمایا پی لیں۔ شیخ رحمت اللہ صاحب بھی آگئے۔ پھر ان کیلئے بھی حضرت صاحب دودھ کا گلاس لائے اور پھر نہر تک ہمیں چھوڑنے کے لئے تشریف لائے۔ اور بہت دفعہ نہر تک ہمیں چھوڑنے کے لئے تشریف لاتے۔

ایک اور روایت میں حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلویؓ بیان کرتے ہیں:

"میں قادیان میں مسجد مبارک سے ملحق کمرے میں ٹھہرا کرتا تھا۔ میں ایک دفعہ سحری کھا رہا تھا۔ حضرت صاحب تشریف لے آئے۔ دیکھ کر فرمایا آپ دال سے روٹی کھا رہے ہیں؟ اور اسی وقت منتظم کو بلایا اور فرمانے لگے کہ آپ سحری کے وقت دوستوں کو ایسا کھانا دیتے ہیں۔ یہاں ہمارے جس قدر احباب ہیں وہ سفر میں نہیں۔ ہر ایک سے دریافت کرو کہ ان کو کیا کیا چیز کھانے کی عادت ہے اور وہ سحری کو کیا کیا چیز پسند کرتے ہیں۔ ویسا ہی کھانا ان کے لئے تیار کیا جائے۔ پھر منتظم میرے لئے اور کھانا لایا مگر میں کھانا کھا چکا تھا"۔

☆......☆......☆

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔ اے۔ اپنی کتاب سلسلہ احمدیہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی مہمان نوازی سے متعلق تحریر فرماتے ہیں:

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طبیعت نہایت درجہ مہمان نواز تھی اور جو لوگ جلسہ کے موقعہ پر یا دوسرے موقعوں پر قادیان آتے تھے خواہ وہ احمدی ہوں یا غیر احمدی وہ آپ کی محبت اور مہمان نوازی سے پورا پورا حصہ پاتے تھے اور آپ کو ان کے آرام و آسائش کا ازحد خیال رہتا تھا۔ آپ کی طبیعت میں تکلف بالکل نہیں تھا اور ہر مہمان کو ایک عزیز کے طور پر ملتے تھے اور اس کی خدمت میں اور مہمان نوازی میں دلی خوشی پاتے تھے۔

اوائل زمانہ کے آنے والے لوگ بیان کرتے ہیں کہ جب کوئی مہمان آتا تو آپ ہمیشہ اسے مسکراتے ہوئے چہرہ سے ملتے۔ مصافحہ کرتے، خیریت پوچھتے، عزت کے ساتھ بٹھاتے، گرمی کا موسم ہوتا تو شربت بنا کر پیش کرتے۔ سردیاں ہوتیں تو چائے وغیرہ تیار کروا کے لاتے۔ رہائش کی جگہ کا انتظام کرتے اور کھانے وغیرہ کے متعلق مہمان خانہ کے منتظمین کو خود بلا کر تاکید فرماتے کہ کسی قسم کی تکلیف نہ ہو"۔

ایک دوسری روایت میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔ اے۔ سیرۃ طیبہ میں یہ تحریر فرماتے ہیں:

"ایک بہت شریف اور بڑے غریب مزاج احمدی سیٹھی غلام نبی صاحب ہوتے تھے جو رہنے والے تو چکوال کے تھے مگر راولپنڈی میں دوکان کیا کرتے تھے۔ انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ میں حضرت اقدسؑ کی ملاقات کے لئے قادیان آیا۔ سردی کا موسم تھا اور کچھ بارش بھی ہو رہی تھی۔ میں شام کے وقت قادیان پہنچا تھا۔ رات کو جب میں کھانا کھا کر لیٹ گیا اور کافی رات گزر گئی اور قریباً بارہ بجے کا وقت ہو گیا تو کسی نے میرے کمرے کے دروازہ پر دستک دی۔ میں نے اٹھ کر دروازہ کھولا تو حضرت اقدسؑ کھڑے تھے۔ ایک ہاتھ میں گرم دودھ کا گلاس تھا اور دوسرے ہاتھ میں لالٹین تھی۔ میں حضرت صاحب کو دیکھ کر گھبرا گیا مگر آپ نے بڑی شفقت سے فرمایا کہیں سے دودھ آگیا تھا میں نے کہا کہ آپ کو دے آؤں۔ آپ یہ دودھ پی لیں۔ آپ کو شاید دودھ کی عادت ہوگی اس لئے یہ دودھ آپ کے لئے لایا ہوں۔ سیٹھی صاحب کہا کرتے تھے کہ میری آنکھوں میں آنسو امڈ آئے کہ سُبْحَانَ اللّٰہ کیا اخلاق ہیں۔ یہ خدا کا برگزیدہ اپنے ادنیٰ خادموں تک کی خدمت اور دلداری میں کتنی لذت پاتا اور کتنی تکلیف اٹھاتا ہے!!"۔

اس واقعہ سے آپؑ کے جذبۂ مہمان نوازی کا کسی قدر اندازہ ہو سکتا ہے۔

☆......☆......☆

حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ کپور تھلوی روایت کرتے ہیں:

"ایک دفعہ منی پور آسام کے دور دراز علاقہ سے دو (غیر احمدی) مہمان حضرت مسیح موعودؑ کا نام سن کر آپ سے ملنے کے لئے قادیان آئے اور مہمانخانہ کے پاس پہنچ کر لنگر خانہ کے خادموں کو اپنا سامان اتارنے اور چارپائی بچھانے کو کہا۔ لیکن ان خدام کو اس طرف فوری توجہ نہ ہوئی اور وہ ان مہمانوں کو یہ کہہ کر دوسری طرف چلے گئے کہ آپ یکہ سے سامان اتاریں چارپائی بھی آجائے گی۔ اُن تھکے ماندے مہمانوں کو یہ جواب ناگزیر گزرا اور وہ رنجیدہ ہو کر اسی وقت بٹالہ کی طرف واپس روانہ ہو گئے۔ مگر جب حضرت صاحب کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی آپ نہایت جلدی ایسی حالت میں کہ جوتا پہننا بھی مشکل ہو گیا ان کے پیچھے بٹالہ کے رستہ پر تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے چل پڑے۔ چند خدام بھی ساتھ ہو لئے۔

باقی صفحہ نمبر ۱۶ پر ملاحظہ فرمائیں

شمالی جرمنی کی گائے کے بہترین گوشت سے تیار شدہ

سلامی اور شنکن

(SALAMI & SHINKEN)

عمدہ کوالٹی اور پورے جرمنی میں بروقت ترسیل کے لئے ہمہ وقت حاضر۔ پیزا (PIZZA) کے کاروبار میں آپ کے معاون

احمد برادرز

خالص گائے کے گوشت سے تیار شدہ سلامی اور شنکن کے خواہشمند حضرات بذریعہ ٹیلیفون فری سروس سے فائدہ اٹھا کر بازار سے بارعایت اور تازہ مال حاصل کر سکتے ہیں

آج ہی رابطہ کیجئے

CH.IFTIKHAR & BROTHERS

TEL: 04504-201 FAX: 04504-202

لُو لگنے سے بچنے کا نسخہ

(گلونائن + نیٹرم میور اور آرسنک ۳۰)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے تجربات کی روشنی میں

(ہومیو ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"میں نے لو لگنے سے بچنے کے لئے ایک نسخہ بنایا ہوا ہے۔ گلونائن، نیٹرم میور اور آرسنک ملا کر ۳۰ طاقت میں گھر سے نکلنے سے پہلے ایک خوراک استعمال کر لی جائے تو اللہ کے فضل سے سارا دن سر درد نہیں ہوگا۔ ورنہ اگر سر درد ایک دفعہ شروع ہو جائے تو پھر علاج مشکل ہو جاتا ہے اور بسا اوقات درد آ کر ٹھہر جاتا ہے اور آسانی سے پیچھا نہیں چھوڑتا۔" (ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل صفحہ ۴۳۰)

☆......☆......☆

ان ادویات کی افادیت موسم گرما کے حوالے سے درج کی جاتی ہے۔

گلونائن (Glonoine)

سر کو فالتو گرمی پہنچنے سے پیدا ہونے والی بیماریوں میں گلونائن بہت مفید ہے۔ انگیٹھی کے پاس بیٹھنے سے، بجلی یا گیس کی روشنی کے نیچے کام کرنے سے یا دھوپ میں گھومنے پھرنے سے کو لگ جائے، سن سٹروک ہو جائے تو گلونائن مفید ہے۔ حضور انور فرماتے ہیں:

گلونائن ٹرائی نائیٹرو گلیسرین (Trinitro-glycerin) ہے جس میں ہائیڈروجن اور آکسیجن کا عنصر موجود ہوتا ہے۔ یہ بہت زور سے پھٹنے والا آتش گیر مادہ ہے۔

حضور گلونائن کے متعلق مزید فرماتے ہیں:

"گلونائن انسانی مزاج پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ دھوپ سے طبیعت خراب ہو جاتی ہے۔ جیسے نائٹرو گلیسرین گرمی کو برداشت نہیں کرتی اسی طرح مریض بھی گرمی کو برداشت نہیں کر سکتا۔ اس کے نتیجے میں سر درد سے پھٹنے لگتا ہے۔ جگہ جگہ چوٹیں پڑتی ہیں اور دھماکے ہوتے ہیں جیسے کوئی سر کو ہتھوڑوں سے کوٹ رہا ہے۔ گلونائن لو لگنے سے بچنے کے لئے چوٹی کی دوا ہے۔ (ایضاً صفحہ ۴۲۹، ۴۳۰)

گلونائن میں سر اور دماغی علامات اکثر ملتی ہیں۔ سر پر پٹی بندھی ہونے کا احساس ہوتا ہے۔ ٹوپی اور بند کالر ناقابل برداشت ہوتے ہیں۔ (ایضاً صفحہ ۱۸۳)۔ یہ اس وجہ سے کہ سر پر گرمی برداشت نہیں ہوتی اس کے سر درد کی پہچان حضور یہ بیان کرتے ہیں کہ "گرمیوں کے موسم میں سر درد سورج کے ساتھ ساتھ بڑھتا گھٹتا ہے، ہلکے سے جھٹکے سے بھی درد میں اضافہ ہو جاتا ہے۔"

(ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل صفحہ ۴۳۳)

سر کی طرف اجتماع خون تکلیف میں اضافہ کر دیتا ہے۔ گلونائن کی ایک اہم دماغی اور ذہنی علامت حضور نے یہ بیان فرمائی ہے کہ "گلونائن کا مریض بعض اوقات دیکھے بھالے راستوں کو بھول جاتا ہے اسے پتہ نہیں چلتا کہ وہ کہاں ہے اور کدھر جانا چاہتا ہے رستے اجنبی ہو جاتے ہیں۔

(ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل صفحہ ۴۳۳)

گلونائن لُو لگنے سے ہونے والی متلی اور قے میں بھی مفید ہے۔ دل کی دھڑکن زیادہ ہو جائے، تپش اور جلن کا احساس ہو تو گلونائن کا استعمال مفید ہے۔ گرمیوں میں ہونے والے گردن توڑ بخار اور ورم الدماغ کے متعلق حضور فرماتے ہیں:

"بچوں کے گردن توڑ بخار میں جو خصوصاً گرمیوں میں ہو گلونائن مفید ہے۔ اس میں گردن پیچھے کو مڑ جاتی ہے۔ چہرہ پر شدت کی گرمی اور چمک ہوتی ہے۔ آنکھیں کھنچ کر اوپر کو چڑھ جاتی ہیں، سر اور اوپر کا دھڑ سخت گرم اور نچلا دھڑ ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ بہت پسینہ آتا ہے۔ مختلف قسم کے جراثیم کی وجہ سے ورم الدماغ (Meningitis) ہو جاتا ہے۔ اگر ملیریا کے جراثیم ریڑھ کی ہڈی میں چلے جائیں تو اس سے بھی ورم الدماغ ہو جاتا ہے۔ اگر اس بیماری کا تعلق موسم گرما سے ہو تو اس میں گلونائن مفید دوا ہے۔ (ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل صفحہ ۴۳۲)

نیٹرم میور (Nat.Mur)

نیٹرم میور بھی موسم گرما میں یاد رکھنے والی ایک اہم دوا ہے۔ اس کی علامات دھوپ میں اور گرمی سے بڑھ جاتی ہیں۔ نیٹرم میور بہت وسیع الاثر دوا ہے حالانکہ یہ روز مرہ کھانے والے نمک کی ہومیو پوٹینسی ہے۔ اس کی وسعت پذیری کے متعلق حضور فرماتے ہیں:

"نیٹرم میور بہت گہری اور دیرپا اثرات کی حامل دوا ہے۔ انسانی بدن کا کوئی بھی ایسا جزو نہیں جس پر یہ اثر انداز نہ ہو"۔ (ایضاً صفحہ ۵۸۴)

نیٹرم میور کے مریض میں سخت تھکاوٹ اور نقاہت کے آثار پائے جاتے ہیں۔ یہ نقاہت خواہ جسمانی ہو یا اعصابی نیٹرم میور کے مریضوں میں ضرور دکھائی دے گی۔ (ایضاً صفحہ ۵۸۵) یہ تھکاوٹ اور نقاہت گرمی کی وجہ سے ہوتی ہے کیونکہ گرمی سے ہی نیٹرم میور کا مریض تکلیف محسوس کرتا ہے۔

مچھر کی وجہ سے ملیریا پھیلتا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ ملیریا میں اس دوا کی افادیت ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں کہ "نیٹرم میور ملیریا کی بہت اچھی دوا ہے۔ ہر قسم کا ملیریا اس میں شامل ہے جو روز آئے یا لمبے وقفوں سے آنے والا ہو"۔ (صفحہ ۵۹۱) تاہم اسے چڑھتے بخاروں میں نہیں دینا چاہئے۔

نیٹرم میور پیاس میں مفید ہے۔ نیٹرم میور میں پیاس اتنی شدید لگتی ہے گویا بھڑ کی لگی ہوتی ہے۔

(ہومیو پیتھی کلاس نمبر ۹۴ روزنامہ الفضل ۲۹.۹.۹۶)

نیٹرم میور زکام میں بھی مفید ہے۔ ڈاکٹر کینٹ کے مطابق زکام جو موسم گرما میں ہو اور جس کے ساتھ چھینکیں پائی جائیں ایسے زکام کو توڑنے کے لئے یہ دوا مجرب ہے۔ ویسے بھی یہ دوا زکام کے بار بار لگنے کی عادت کو توڑتی ہے۔ نیٹرم میور کی تکالیف کے اوقات کے متعلق حضور فرماتے ہیں کہ "نیٹرم میور میں عام طور پر گرمی لگنے کی وجہ سے اور ملیریا بخار کے دوران ہونے والی تکلیفیں نو بجے سے لے کر رات تک جاری رہتی ہیں"۔ (صفحہ ۵۸۹)

آرسنک البم (Arsenic Alb.)

آرسنک البم بے چینی، شدید نہ بجھنے والی بار بار پیاس اور بدبودار اخراجات کی مخصوص دوا ہے۔ اس کی بیماریوں میں اضافہ سرد غذا کے استعمال سے یا مرطوب موسم میں ہو جاتا ہے۔ آرسنک کی تکالیف گرمی سے آرام پاتی ہیں تاہم سر کی تکالیف گرمی کی بجائے سردی سے آرام پاتی ہیں۔

آرسنک کی بے چینی کے بارے میں حضور تفصیل سے بیان فرماتے ہیں کہ "آرسنک کی بے چینی ذہنی ہوتی ہے۔ اس میں ایکونائٹ کی طرح موت کا خوف بھی پایا جاتا ہے مگر ویسی شدت نہیں ہوتی بلکہ بے قراری، بے چینی اور وہم ہوتا ہے اور مریض سمجھتا ہے کہ اسے کچھ ہونے والا ہے"۔

(ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل ص ۱۲۱)

آرسنک میں بار بار پیاس کی وجہ سے آپ یہ بیان فرماتے ہیں۔ "آرسنک کے مریض کی پیاس بھی بے چینی کا مظہر ہوتی ہے۔ گھونٹ گھونٹ پانی پیتا ہے لیکن پیاس بجھتی ہی نہیں اصل میں یہ پیاس ہے ہی نہیں محض بے چینی ہے"۔ (ایضاً صفحہ ۱۲۲)

گرمیوں میں سرد غذاؤں اور مشروبات کا عام استعمال ہوتا ہے اگر ان کے استعمال سے تکالیف بڑھ جائیں تو آرسنک اس میں مفید ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر کینٹ اور ڈاکٹر بورک دونوں نے آئس کریم کھانے یا برف کا پانی پینے سے پیدا ہونے والی معدہ کی تکالیف میں آرسنک کو مفید ٹھہرایا ہے۔ ڈاکٹر بورک نے ایک اور بات بھی بیان کی ہے کہ پھل جن میں پانی کا حصہ زیادہ ہوتا ہے مثلاً تربوز، خربوزہ، سنگترہ اور آلو بخارہ، ان کے کھانے سے جنم لینے والی تکالیف میں بھی آرسنک مجرب ہے۔

آرسنک لوٹ کر آنے والی بیماریوں میں بھی مفید ہے۔ حضور فرماتے ہیں "آرسنک کی بیماریوں میں تکرار پائی جاتی ہے۔ خاص معین مدت کے بعد مرض عود کر آتا ہے۔ چار، سات یا چودہ دن کے بعد خاص وقفوں میں مرض دہرایا جاتا ہے لیکن ان کے علاوہ بعض ایسے امراض جو بار بار پلٹ آئیں مثلاً ملیریا کی روک تھام کے لئے بھی آرسنک بہترین دوا ہے لیکن اسے اونچی طاقت مثلاً ایک ہزار یا ایک لاکھ طاقت میں بخار کی علامتیں ظاہر ہونے سے پہلے ہی روک تھام کی خاطر دینا چاہئے۔ بخار کے دوران نہیں دینی چاہئے۔ ہاں اگر بخار کی علامتیں آرسنک کا مطالبہ کریں تو بخار کے حملوں کے درمیان جب پہلے بخار کا زور ٹوٹ چکا ہو یا ٹوٹ رہا ہو تو اس وقت آرسنک بے دھڑک دی جا سکتی ہے"۔

(ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل صفحہ ۱۲۹، ۱۳۰)

عود کر آنے والی بیماریوں کے ضمن میں حضور ایک جگہ فرماتے ہیں:

"معین وقفہ سے بیماری کا لوٹ آنا بھی آرسنک کی ایک اہم خصوصیت ہے۔ اگر کوئی درد شقیقہ میں مبتلا ہو، تکلیف میں سردی سے آرام آئے، سات یا چودہ دن کے معین وقفہ سے درد کا دورہ ہو تو غالب امکان ہے کہ وہ آرسنک کا مریض ہے۔ (ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل صفحہ ۱۲۴)

ڈاکٹر بورک کے مطابق تو وہ تکالیف جو ہر سال مقررہ وقت پر لوٹ آئیں ان میں بھی آرسنک مفید ہے۔

Sun Stroke یعنی گرمی اور لُو کے بداثرات سے محفوظ رہنے کے لئے دوا نیٹرم کارب (Nat. Carb)

لُو لگنے سے بچنے کے لئے مندرجہ بالا تینوں ادویات کا استعمال بہت مفید رہتا ہے تاہم اس نسخہ کے علاوہ ایک اور دوا بھی یاد رکھنے کے قابل ہے جسے حضور انور ایدہ اللہ نے گرمی اور لو لگنے کے رہ جانے والے بداثرات میں موثر قرار دیا ہے۔ یہ دوا نیٹرم کارب ہے۔ حضور اس دوا کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

"ایک چیز میں یہ دوا بہت مشہور ہے۔ وہ پاکستان کے ہر ہومیو پیتھ کو غالباً یاد ہوگا کہ ایک بیماری فوراً دماغ میں آتی ہے وہ ہے سن سٹروک (Sun Stroke) کے باقی رہنے والے دائمی اثرات اور وہ نزلہ جو ناک کے پیچھے گرتا ہے اور سن سٹروک یا ہیٹ سٹروک (Heat Stroke) کے بعد پیدا ہوتا ہے اور پھر ایک مستقل بیماری بن کر چمٹ جاتا ہے اس میں نیٹرم کارب اچھی ہے اور عموماً جو ہومیو پیتھ کو یاد ہوتا ہے ہیٹ سٹروک کے بداثرات جو باقی رہنے والے ہیں ان میں ایک یہ بھی ہے اور سر درد کے حملے بار بار، گرمی کی برداشت میں کمی وغیرہ وغیرہ۔ ان سب میں نیٹرم کارب اچھا اثر دکھاتی ہے۔ (ہومیو پیتھی کلاس نمبر ۹۰، الفضل ۲۴/جون ۱۹۹۶ء)

(بشکریہ روزنامہ الفضل ربوہ)

LAST MINUTE ANGEBOTE

M.O.B Air Travel

Euro Tunnel

9+Pkw 325,-

Fahre

5+Pkw 300,-

Bus

29,7-03,08,99 186,-

London 309,-

Lahore 975,-

Tel: 069 5072603

جلسہ سالانہ یو۔کے ۱۹۹۸ء کے بعض مناظر

(تصاویر بشکریہ: بشیر احمد ناصر۔ کینیڈا)

غیر مسلم مہمانوں کے مختلف وفود اسلام آباد میں قائم کتب کی نمائش دیکھ رہے ہیں

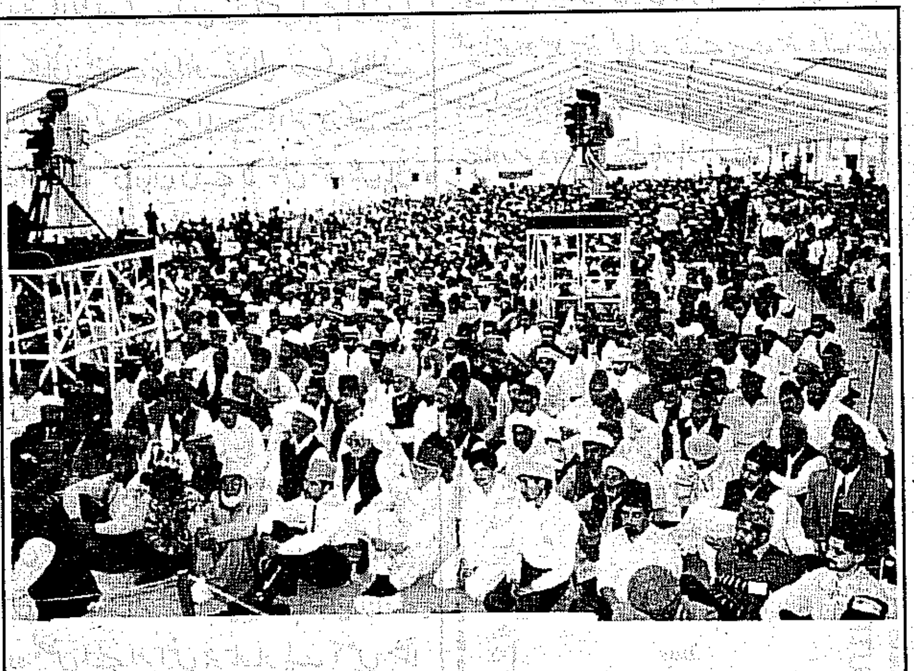

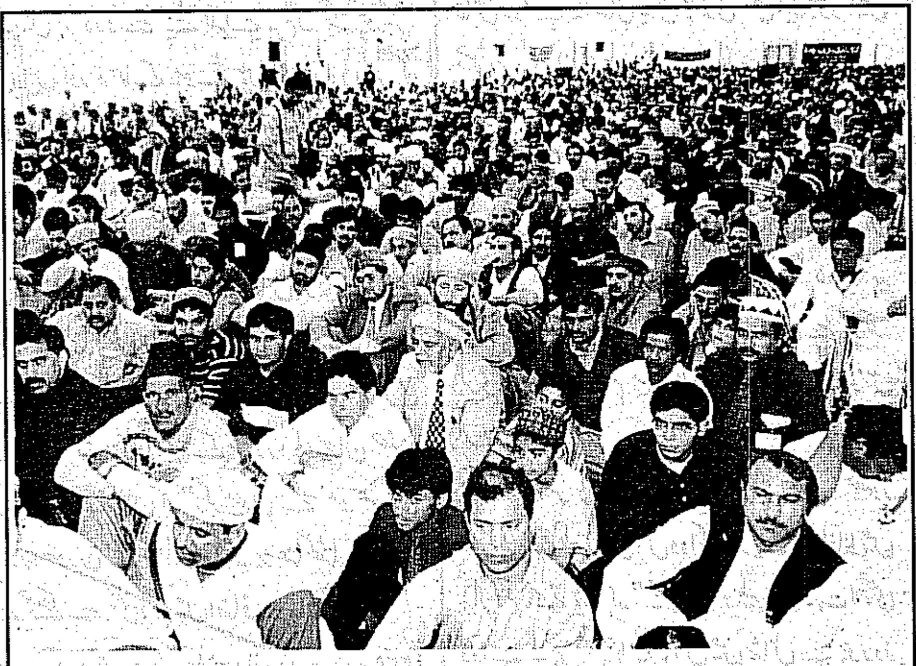

احباب جلسہ سالانہ کی کاروائی سن رہے ہیں

سر اقبال بنام پنڈت نہرو

Inner Vitality of Islam

اسلام کی اندرونی طاقت

سر اقبال، مصطفی کمال پاشا اور رضا شاہ پہلوی کو بطور نمونہ پیش کرتے ہیں

(شیخ عبدالماجد۔ لاہور)

سر اقبال نے اپنے جوابی مضمون (جنوری ۱۹۳۶ء) میں تحریک احمدیہ کو "اسلامی قوت کے منافی" تحریک قرار دیتے ہوئے پنڈت جواہر لال نہرو کو لکھا:

"They (ie Afghani and Sir Syed) prepared to a great extent, the ground for another set of men ie. Mustafa Kamal Pasha(Turkey) and Raza Shah Pahlavi (Iran), In them it is not logic but life that struggles restless to solve its own problems. They were men who had breathed the very intellectual & spiritual atmospher which the latter sought to reconstruct."

سر اقبال، مسلم زوال کے بعد، سید جمال الدین افغانی (جنہیں اقبال دور حاضر کا مجدد کہتے ہیں) اور سر سید احمد خان (بقول اقبال، مسلمانان ہند جن کے مذہبی نکتہ نظر کا حقیقی مفہوم سمجھنے میں ناکام رہے) کے وجودوں کو "اسلام کی اندرونی طاقت" کی دلیل قرار دیتے ہیں۔ انہیں "مصلحین" کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ پھر فرماتے ہیں کہ ان مصلحین (Reformers) نے مصر، ترکی اور ایران کو متاثر کیا اور مصطفیٰ کمال پاشا (ترکی) اور رضا شاہ پہلوی (ایران) ایسی شاگرد ہستیوں کی آمد کا راستہ تیار کیا۔ اقبال کا کہنا ہے کہ ان شاگردوں نے جس عقلی و روحانی فضا میں سانس لیا تھا وہ اسی کی از سر نو تعمیر کرنا چاہتے تھے۔

آج کی صحبت میں ہم ان ہر دو مضبوط شاگردوں کی معرکہ آرائیوں کا ذکر بابائے اردو مولوی عبدالحق صاحب کی زبانی پیش کرتے ہیں۔ ہم نے یہاں امیر امان اللہ، شاہ افغانستان کو بھی شامل کر لیا ہے کیونکہ سر اقبال نے اپنے منظوم کلام میں ان کی ملی خدمات، پختہ کاری اور عزم کو بڑا خراج تحسین ادا کیا ہے اور اپنی بے نظیر نظموں کا مجموعہ "پیام مشرق" ان کی خدمت میں پیش کیا ہے۔ اس کا عنوان ہے:

"بحضور اعلیٰ حضرت امان اللہ خان فرمانروائے دولت افغانستان خلد اللہ ملکہ واقبالہ"۔

☆......☆......☆

آیئے دیکھتے ہیں جماعت احمدیہ کے مقابل، سر اقبال کے مصلحین کے شاگردوں کے اسلامی انقلابی اقدامات کیا تھے؟۔

مولوی عبدالحق صاحب لکھتے ہیں:

"عجیب بات یہ ہے کہ اس عہد کے مسلمانوں میں اصلاح کے جتنے مدعی پیدا ہوئے انہوں نے یہی کیا۔ مصطفیٰ کمال پاشا اتاترک نے تو انتہا کر دی۔ مغرب کی تقلید میں رہنا سہنا، کھانا پینا، لباس، ناچ رنگ، شراب خواری اور دوسری خرافات کو اپنا شعار بنالیا۔ یہاں تک کہ مدارس سے مذہبی تعلیم خارج کر دی اور اپنی زبان کا قدیم رسم الخط بھی بدل کر رومن کر دیا۔ ترکی اخبار نویسوں کا جو وفد دِلّی آیا تھا وہ بار بار بڑے فخر سے اپنے آپ کو یورپین نیشن کہتا تھا۔ دِلّی کے مسلمانوں کی خواہش تھی کہ جمعہ کے روز جامع مسجد میں تشریف لائیں لیکن انہوں نے یہ درخواست قبول نہ فرمائی۔ خاص کوشش سے ان کے پروگرام میں مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کا معائنہ بھی رکھا گیا تھا مگر وہاں تشریف نہیں لے گئے اور ہندو یونیورسٹی بنارس کو (جو ان کے پروگرام میں نہ تھی) اپنے قدوم سے مشرف فرمایا۔

امان اللہ خان کو اصلاح کی سوجھی تو اس نے بھی اصلاح لباس ہی سے شروع کی۔ لوگوں کو اور خاص کر مولویوں کو جبراً کوٹ، پتلون اور ہیٹ پہننے کا حکم دیا۔ حکم کی خلاف ورزی پر سزا دی جاتی تھی۔

رضا شاہ پہلوی شاہ ایران ان سے بھی دو قدم آگے بڑھ گئے۔ انہوں نے لباس کے بارے میں اتنی سختیاں کیں اور پردے کی مخالفت ہی نہیں کی بلکہ بے پردگی کو جبراً رائج کیا۔ مشہد کے علماء نے اس سے اختلاف کیا تو وہاں کے مینار پر مشین گنیں چڑھا دی گئیں اور صرف چند گھنٹوں کی مہلت دی کہ اگر اتنے عرصے میں حکم کی تعمیل نہ کی تو شہر کو اڑا دیا جائے گا۔ مجبور ہو کر سر تسلیم خم کرنا پڑا۔ اس کے بعد گورنر نے ایک بڑا جلسہ برپا کیا اور تمام حکام اور شرفا کو حکم دیا کہ وہ اپنی بیویوں سمیت حاضر ہوں۔ ایک صاحب تنہا آئے کیونکہ ان کی بیوی نے بھرے جلسے میں بے پردہ جانا گوارا نہ کیا۔ انہیں حکم دیا گیا کہ جاؤ بیوی کو ساتھ لے کر آؤ۔ وہ گئے اور اس نیک بخت کو ساتھ لے کر آئے۔ اس کی یہ سزا تجویز کی گئی کہ وہ تمام حاضرین جلسہ سے فرداً فرداً ہاتھ ملائے۔" (کتاب سر سید احمد خان از عبدالحق۔ مجلس ترقی اردو پاکستان)

☆......☆......☆

پنڈت نہرو کا مطالعہ بہت وسیع تھا۔ جن انقلابی اقدامات کی مولوی عبدالحق صاحب نے تصویر کشی کی ہے وہ ان سب سے بخوبی آگاہ تھے۔ اقبال کا پنڈت نہرو کو یہ تاثر دینا کہ ان مصلحین اور ان کے شاگردوں نے جو انقلابی اقدامات کئے وہ اسلام کی اندرونی طاقت یا اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا موجب بنے اسلام کے بہی خواہوں کے لئے آج تک فخر کی بجائے شرمندگی کا موجب بنا ہوا ہے۔

لیکن حیرت ہے علامہ نے پنڈت نہرو کو یہ خوشخبری بھی سنائی کہ یہ "عظیم الشان" اسلامی انقلاب جو ترکی میں رونما ہوا جلد یا بدیر دیگر اسلامی ملکوں میں بھی اپنا جلوہ دکھانے والا ہے۔ علامہ کے الفاظ یہ ہیں:

The upheaval which has come to Turkey is likely sooner or later come to other Muslim countries.

نیوکلیئر بلیک میلنگ

تاریخ کے آئینے میں

(زبیر خلیل خان۔ جرمنی)

جہاں تک ایٹم بم کے استعمال کا تعلق ہے تو دوسری جنگ عظیم کے بعد سے ایسی حماقت ابھی تک کسی ملک نے نہیں کی اور امید کی جاسکتی ہے کہ موجودہ تہذیب یافتہ دور میں یہ حماقت نہیں کی جائے گی۔ بہر کیف اگر عالم غیب سے کچھ معاملہ وقوع پذیر ہونا مقدر ہے تو پھر اسے تو کوئی نہیں روک سکتا۔

قارئین الفضل کی معلومات کی خاطر آج تلک ہونے والی ایٹمی بلیک میلنگ کی بعض تفصیلات درج ذیل ہیں۔ یہ تفصیلات امریکی تحقیقاتی ادارے بروکنگ انسٹی ٹیوٹ کی طرف سے کچھ عرصہ پہلے جاری کی گئی تھیں۔ اس ادارہ کی تحقیقات ناقابل تردید سمجھی جاتی ہیں اور دلچسپ بات یہ ہے کہ ابھی تک ان الزامات / تحقیقات کی کوئی تردید بھی نہیں کی گئی۔

(۱)......۱۹۴۶ء میں امریکہ نے ایٹم بم جہاز میں لوڈ کر کے سوویت یونین کو دھمکی دی کہ وہ ایران کے مقبوضہ علاقے خالی کر دے ورنہ ماسکو ہیروشیما بن جائے گا۔ امریکہ کامیاب رہا۔

(۲)......۱۹۴۶ء میں ہی یوگوسلاویہ نے امریکی جہاز مار گرایا تو امریکہ نے ایٹم بم کی دھمکی دے کر یوگوسلاویہ سے معافی منگوائی۔

(۳) ۳ر فروری ۱۹۴۷ء کو یوراگوائے میں صدارتی نظام نافذ ہوا تو امریکہ نے ایٹمی جنگ کی دھمکی دے دی اور کامیاب رہا۔

(۴،۵،۶)...... جنوری، اپریل اور جون ۱۹۴۸ء میں برلن کا وجود خطرے میں پڑتا نظر آیا تو امریکہ نے ایٹمی بلیک میلنگ کا سہارا لیا۔

(۷)......جولائی ۱۹۵۰ء میں کوریا پر امریکی جہاز ایٹم بم لے کر جاتے رہے اور ڈراتے دھمکاتے رہے۔

(۸)......اگست ۱۹۵۳ء میں جب کوریا نے جاپان پر حملہ کا فیصلہ کیا تو امریکی ایٹم بم لوڈ کر کے جہاز جاپان لے گئے اور کامیاب رہے۔

(۹)......مئی ۱۹۵۴ء میں روس نے گوائٹے مالا کی مدد کا اعلان کیا تو اسے ایٹمی بلیک میلنگ کا سامنا کرنا پڑا اور دھمکی دینے والا ملک کامیاب رہا۔

(۱۰)......۱۹۵۴ء میں ڈائن بائن پوہر ویت نام کو ایٹمی بلیک میلنگ کے ذریعہ دبایا گیا۔

(۱۱)......اگست ۱۹۵۴ء میں چین کو تائیوان سے الجھنے پر اس بلیک میلنگ کا خمیازہ بھگتنا پڑا۔

(۱۲)......۱۹۵۵ء میں کیوموکے حامیوں کو امریکہ نے بلیک میل کیا اور کامیاب رہا۔

(۱۳)......۱۹۵۶ء میں نہر سوئیز کا معاملہ ایٹمی بلیک میلنگ کے ذریعہ حل کیا گیا۔

(۱۴)......۱۹۵۸ء میں اردن اور لبنان کے معاملہ پر ایٹمی بلیک میلنگ کی گئی۔

(۱۵)......جولائی ۱۹۵۸ء میں چین اور تائیوان کے معاملہ میں ایک بار پھر ایٹمی دھمکی کے ذریعہ بلیک میل کیا گیا۔

(۱۶)......مئی ۱۹۵۹ء میں برلن کی حفاظت کے لئے پھر بلیک میلنگ کی گئی۔

(۱۷)......۱۹۶۹ء میں لاؤس کے معاملہ میں ایٹمی بلیک میلنگ کی گئی۔

(۱۸)......جون ۱۹۶۹ء میں برلن کی خاطر ایک بار پھر ایٹم بم کے استعمال کی دھمکی دی گئی۔

(۱۹)......۱۹۶۲ء میں کیوبا میں روس کی طرف سے ایٹمی میزائل نصب کرنے کے پلان پر ایٹمی بلیک میلنگ کی گئی۔

(۲۰)......۱۹۶۸ء میں کائی سن آزاد کرانے کے لئے ویت نام کی بلیک میلنگ کی گئی۔

(۲۱)......۱۹۷۳ء میں عرب اسرائیل جنگ میں اور پھر ۱۹۸۲ء میں ساؤتھ اٹلانٹک جنگ میں ایٹمی بلیک میلنگ کا سہارا لیا گیا۔

متذکرہ بالا تمام نیوکلیئر بلیک میلنگ امریکہ اور اس کے حلیفوں کی طرف سے کی گئی۔ تاہم ۱۹۷۳ء کی بلیک میلنگ قدرے تفصیل کے ساتھ درج کی جارہی ہے کہ باریک بین نگاہوں کے لئے اس میں خاص پیغام ہے۔

۱۹۷۳ء کی عرب اسرائیل جنگ جسے "یوم کپور وار" یا "رمضان وار" بھی کہتے ہیں زوروں پر تھی۔ اسرائیل کا وجود خطرے میں تھا۔ اکتوبر ۱۹۷۳ء میں وزیر اعظم گولڈا میئر نے کابینہ کا اجلاس بلایا۔ اجلاس کے اختتام پر اسرائیلی وزیر اعظم نے اپنے واشنگٹن کے سفیر Dinidz Simcha کو ایک خوفناک پیغام دیا۔ اسرائیلی سفیر سمچا نے امریکی وزیر خارجہ ہنری کسنجر کو رات تین بجے بستر سے اٹھا کر یہ پیغام دیا کہ اگر وہ اس سے صبح آٹھ بجے وائٹ ہاؤس میں نہیں ملے گا تو پورا عرب صفحۂ ہستی سے مٹا دیا جائے گا۔ صبح آٹھ بج کر ۳۰ منٹ پر مذاکرات

باقی صفحہ نمبر ۱۶ پر ملاحظہ فرمائیں

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ اردو یا انگریزی کے علاوہ دیگر زبانوں میں رسائل بھجوانے والوں سے درخواست ہے کہ براہ کرم اہم مضامین اور اعلانات کا خلاصہ اردو یا انگریزی میں بھی ارسال فرمایا کریں۔ اپنے رسائل ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

سیرۃ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ ۱۱؍دسمبر ۱۹۹۸ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی پاکیزہ سیرۃ کے بعض واقعات ''مبشرین احمد'' مصنفہ مکرم ملک صلاح الدین صاحب سے (مرتبہ: مکرم حافظ محمد نصراللہ صاحب) شاملِ اشاعت ہیں۔

حضرت ملک غلام فرید صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ حضورؓ کی سیرۃ کا ذکر قرآن سے آپؓ کی محبت کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتا۔ جس باقاعدگی اور محبت سے حضورؓ نے پہلے حضرت مسیح موعود کے وقت میں پھر اپنے دورِ خلافت میں قرآن کریم کا درس دیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ آپؓ اپنی عمر کے آخری پانچ چھ مہینوں میں جب بہت ہی ضعیف ہوگئے اور مسجد اقصیٰ جانا آپؓ کیلئے آسان نہ رہا تو بھی آپ بصد مشکل وہاں پہنچ جاتے اور کبھی دوسروں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر سہارا لیتے ہوئے آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے، کبھی دو تین جگہ راستہ میں بیٹھ کر آرام فرماتے اور پھر آگے روانہ ہوتے۔ لیکن جب کمزوری مزید بڑھ گئی تو حضورؓ نے مدرسہ احمدیہ کے صحن میں درس دینا شروع کردیا۔ جب اور زیادہ ضعف ہوگیا تو میاں عبدالحئی صاحب کی بیٹھک کے اندرونی برآمدہ میں چند دن درس دیتے رہے اور وفات سے ایک روز پہلے تو اتنا ضعف تھا کہ دو تین فٹ تک بھی آپؓ کی آواز بمشکل پہنچتی تھی لیکن عشق قرآن مجید کے باعث آپؓ درس دے رہے تھے...... آخری درس سے ایک دن پہلے اتفاقاً حضورؓ کے صاحبزادے میاں عبدالحئی صاحب آپؓ کے دائیں طرف بیٹھے تھے کہ سورہ الذاریات کے تیسرے رکوع کا درس دیتے ہوئے آپؓ نے میاں عبدالحئی صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا: ''میاں عبدالحئی! ہم تو جا رہے ہیں۔ بیٹا! ہمارے گھر میں مال نہیں ہے۔ لیکن میرے بیٹے! گھبرانے کی کوئی بات نہیں، آسمان پر رزاق خداوند موجود ہے۔ جب کبھی زندگی میں تمہیں مالی تنگی محسوس ہو تو اپنے ربّ سے اس طرح دعا کرنا کہ الٰہی! جس طرح تُو میرے باپ کو رزق دیتا تھا تُو مجھے بھی رزق دے۔ تو میرے بیٹے! میں امید کرتا ہوں کہ تمہیں رزق کی تنگی محسوس نہیں ہوگی''۔

حضرت خلیفہ اولؓ کا اپنے ربّ پر توکّل اس قدر بلند تھا کہ باوجود اس کے کہ زندگی میں آپؓ نے لاکھوں ہی کمائے اور لاکھوں ہی خرچ کئے لیکن بوقت وفات آپؓ کے گھر میں کوئی مال نہیں تھا۔ آپؓ کی اولاد کی یہ حالت تھی کہ میاں عبدالحئی صاحب صرف تیرہ چودہ برس کے تھے اور دیگر سارے بچے بھی بالکل چھوٹے تھے یہاں تک کہ سب سے چھوٹا بچہ عبداللہ صرف چند ماہ کا تھا۔ اتنی چھوٹی اولاد کو چھوڑ کر نورالدینؓ اپنے ربّ کے پاس جا رہے تھے اور ان کو کوئی گھبراہٹ نہ تھی کہ اُن کی اولاد اُن کے بعد زندگی کیسے گزارے گی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ایک عجیب سلوک تھا۔ آپؓ اکثر بیان فرماتے تھے کہ مہاراجہ کشمیر کی ملازمت چھوڑتے وقت آپؓ کے ذمہ ایک لاکھ پچانوے ہزار روپے کا قرض تھا جس کی ادائیگی کے سامان خدا تعالیٰ نے پیدا فرمادئے۔ یہ واقعہ یوں تھا کہ سیاسی حالات کے تحت جب مہاراجہ نے آپؓ کو ملازمت سے فارغ کردیا تو بعد میں اُسے یہ خیال آیا کہ آپؓ کے ساتھ ظلم اور ناانصافی ہوئی ہے۔ چنانچہ اُس نے آپؓ کو واپس بلانے کی کوشش کی تو آپؓ نے (جو اُس وقت قادیان پہنچ چکے تھے) فرمایا کہ اگر مجھے ساری دنیا کی حکومت بھی مل جائے تو میں اس جگہ کو نہیں چھوڑ سکتا...... چونکہ مہاراجہ صاحب کو ناانصافی کا شدت سے احساس تھا اس لئے اُس نے اس کے ازالہ کی یہ تجویز سوچی کہ اب کی مرتبہ جنگلات کا ٹھیکہ صرف اسی شخص کو دیا جائے جو منافع کا نصف حضرت مولوی صاحبؓ کو ادا کرے۔ چنانچہ اسی شرط کے ساتھ ٹنڈر طلب کئے گئے۔ جس شخص کو یہ ٹھیکہ ملا، جب سال کے آخر میں اُس نے اپنے منافع کا حساب کیا تو خدا تعالیٰ کی حکمت سے اُسے ٹھیک تین لاکھ نوے ہزار روپے منافع ہوا جس کا نصف ایک لاکھ پچانوے ہزار بنتا ہے اور اسی قدر روپیہ حضورؓ کے ذمہ قرض تھا۔ چنانچہ جب یہ روپیہ آپؓ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپؓ نے فرمایا کہ یہ رقم فلاں سیٹھ کو دیدی جائے، ہم نے اُس کا قرض دینا ہے۔ جب دوسرے سال بھی اُسی شرط پر ٹھیکہ دیا گیا اور ٹھیکیدار نے منافع حضورؓ کی خدمت میں پیش کیا تو آپؓ نے وہ رقم لینے سے انکار کردیا اور فرمایا کہ نہ اس کام میں میرا سرمایہ لگا، نہ میں نے محنت کی، مَیں اس کا منافع لوں تو کیوں لوں؟ ٹھیکیدار نے عرض کی کہ آپؓ ضرور اپنا حصہ لیں ورنہ آئندہ مجھے ٹھیکہ نہیں ملے گا۔ آپؓ نے فرمایا، اب خواہ کچھ ہی ہو میں یہ روپیہ نہیں لوں گا۔ اُس نے کہا پھر پچھلے سال کیوں لیا تھا؟۔ فرمایا، وہ تو میرے ربّ نے اپنے وعدے کے مطابق میرا قرض اتارنا تھا۔ جب وہ اتر گیا تو اب میں کیوں لوں۔ اس پر وہ ٹھیکہ دار واپس چلا گیا۔

''تذکرہ'' میں حضرت مسیح موعودؑ کا ایک الہام ''عبدالباسط'' ہے اور ساتھ یہ بھی مذکور ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے فرمایا تھا کہ یہ الہام آپؓ کے بارہ میں ہے۔

جو دوست قادیان آیا کرتے، وہ اپنی رقوم بطور امانت حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے پاس جمع کروا دیتے تھے۔ جب بھی کوئی اپنی رقم کی واپسی کا مطالبہ کرتا تو حضورؓ حاضرین میں سے کسی کو فرماتے کہ میری صدری پکڑاؤ اور پھر صدری کی جیب میں ہاتھ ڈال کر روپے نکال کر اُس دوست کے ہاتھ میں دیدیتے۔ بعض دفعہ جب رقم زیادہ ہوتی تو فرماتے کہ میرے مکان کا جو دروازہ گلی میں کھلتا ہے اُس کی طرف آجائیں اور حضورؓ گھر کے اندر کی طرف سے اُس طرف تشریف لے جاتے اور اسی وقت کُل رقم ادا کردیتے جبکہ آپؓ اپنے گھر میں رقم نہیں رکھتے تھے۔

حضورؓ نے یہ بھی فرمایا کہ امانت کی رقم خرچ نہیں کرنی چاہئے لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے اجازت دی ہے کیونکہ اس کا میرے ساتھ وعدہ ہے کہ وہ میری ضروریات خود مہیا فرمائے گا۔

ایک دفعہ ایک دوست اپنی کافی بڑی رقم جو آپؓ کے پاس امانتاً رکھوائی ہوئی تھی، واپس لینے آئے۔ آپؓ نے فرمایا کہ ظہر کی نماز کے بعد آکر لے جائیں۔ نماز کے بعد آپؓ نے اپنی صدری مولوی محمد جی صاحب کو دی کہ اسے لٹکادو۔ مولوی محمد جی صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے صدری کی جیبوں کی اچھی طرح تلاشی لی لیکن وہ بالکل خالی تھیں اس پر مجھے خیال آیا کہ جیبوں میں تو ایک پیسہ نہیں، دیکھتے ہیں حضورؓ اپنے وعدہ کی ادائیگی کس طرح کرتے ہیں۔ اتنے میں وہ شخص آگیا۔ حضورؓ نے فرمایا، میری صدری پکڑاؤ اور پھر جیب میں ہاتھ ڈال کر رقم نکال کر اس شخص کو دیدی اور کہا گن لو۔ اُس دوست نے رقم گنی اور کہا کہ رقم پوری ہے۔ مولوی محمد جی صاحب کہتے ہیں کہ اس کے بعد ہمیں یقین ہوگیا کہ رزق کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ خود حضورؓ کا متکفل ہے اور پھر آئندہ تجسس کرنا بھی چھوڑ دیا۔

چودھری غلام محمد صاحب جو بورڈنگ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے سپرنٹنڈنٹ تھے، بیان کرتے ہیں کہ حضورؓ دو یا تین یتیموں کا خرچ اپنی طرف سے دیا کرتے تھے اور اُن بچوں کے اخراجات کے بارہ میں کبھی نہیں پوچھا کہ اتنا خرچ کیوں کیا گیا ہے بلکہ جتنا بل بھی میں نے بھیجا، آپ نے فوراً ادا فرمادیا۔ لیکن جب آپؓ نے اپنے بیٹے میاں عبدالحئی کو بورڈنگ میں داخل کروایا تو مجھ سے فرمانے لگے، میاں غلام محمد! مَیں ایک غریب آدمی ہوں، یہ خیال رکھیں کہ عبدالحئی کا خرچ کم ہو، میں زیادہ ادا نہیں کر سکتا۔

تعلیم الاسلام سکول کے بورڈنگ میں بچوں کے خادم حاکم دین صاحب ہوتے تھے۔ ایک بار حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے اپنے اہل خانہ حضرت اماں جیؓ سے فرمایا کہ میرا ایک دوست حاکم دین ہے اُس کی دعوت کرو۔ اماں جیؓ کو کیا علم کہ حاکم دین کون ہے۔ انہوں نے پڑوس میں رہنے والے چودھری حاکم علی صاحب (جو ضلع سرگودہا کے ایک معزز زمیندار اور پرانے احمدی تھے) کی دعوت سمجھ کر انہیں دعوت پر بلالیا۔ کچھ دنوں کے بعد حضورؓ نے حضرت اماں جیؓ سے کہا کہ مَیں نے چودھری حاکم دین کی دعوت کے لئے کہا تھا۔ اماں جیؓ نے کہا کہ میں نے تو اُن کی دعوت کردی تھی۔ فرمایا کہ میں نے تو انہیں کسی دن اپنے گھر آتے نہیں دیکھا۔ باتوں باتوں میں جب اصل واقعہ کا علم ہوا تو حضورؓ نے فرمایا کہ میرا دوست تو حاکم دین ہے جو بورڈنگ میں خادم طفلاں ہے...... جب بھی چودھری حاکم دین صاحب یہ بات سنایا کرتے تو حضورؓ کی شفقت یاد کرکے رونے لگ جاتے۔

یہی حاکم دین صاحب تھے جن کی بیوی ایک رات دردزہ کی شدید تکلیف میں مبتلا تھیں تو آپ رات بارہ بجے کے قریب حضورؓ کے گھر پر پہنچے اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ حضورؓ اُس وقت سو رہے تھے۔ چنانچہ پہریدار نے آپ کو بتایا کہ حضورؓ آرام فرما رہے ہیں۔ لیکن حضورؓ کو آواز پہنچ گئی تو حضورؓ نے خود آواز دے کر پوچھا کون ہے؟۔ آپ نے اپنا نام بتلایا تو پوچھا کیا بات ہے؟ عرض کیا کہ بیوی کو دردزہ کی سخت تکلیف ہے اور بچہ پیدا نہیں ہوتا۔ اس پر حضورؓ نے دعا کر کے کھجور کے چند دانے دیئے اور فرمایا کہ یہ اپنی بیوی کو کھلا دو۔ آپ نے گھر آکر بیوی کو وہ کھجور کے دانے کھلا دئے تو تھوڑی دیر بعد بچی پیدا ہوئی۔ آپ نے سوچا کہ یہ رات کا وقت ہے، اب حضور کو کیا تکلیف دینی ہے، صبح اطلاع کردوں گا۔ چنانچہ صبح کی نماز کے وقت آپ نے یہ خبر حضورؓ کو پہنچائی۔ اس پر حضورؓ نے فرمایا، میاں حاکم دین! تم نے اپنی بیوی کو کھجور کھلادی اور تمہاری بچی پیدا ہوگئی، تم اور تمہاری بیوی آرام سے سوگئے لیکن نورالدین ساری رات جاگتا رہا اور تمہاری بیوی کے لئے دعا کرتا رہا...... یہ واقعہ سنا کر حاکم دین صاحب رو پڑے اور کہنے لگے کہ کہاں چپڑاسی حاکم دین اور کہاں نورالدین اعظم۔

حضورؓ کی محنت کرنے کی عادت کا اس واقعہ سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ محترم ملک غلام فرید صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک روز مدرسہ میں تفریح کے وقفہ میں حضورؓ کے پاس حافظ غلام محمد صاحب تشریف لائے تو حضورؓ نے اُن سے پوچھا کہ کیا آج مدرسہ میں تعطیل ہے؟ عرض کیا کہ Recess تھی اس لئے آگیا ہوں۔ فرمایا، Recess کیا ہوتی ہے؟۔ حافظ صاحب نے بتایا کہ مدرسہ کا وقت دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ پہلا نصف گزرنے کے بعد چند منٹ کے لئے Recess کی جاتی ہے تاکہ اساتذہ اور طلباء آرام کرلیں۔ اس پر حضور نے فرمایا، ہم تو کوئی Recess نہیں کرتے۔

Muslim Television Ahmadiyya

Programme Schedule for Transmission

22/07/99 – 29/07/99

Please Note that programme and timings may change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone +44 181 870 8517 or fax +44 181 874 8344

Friday 29th July 1999
15 Rabi-us-Sani 1420

00.05	Tilawat, News
00.50	Children's Corner: Tarteel ul Quran Class Lesson No.10
01.05	Liqa Ma'al Arab: Session No. 200 Rec:12.09.96 (R)
02.05	From The Archives: Q/A with Huzoor Rec: 03.03.96, Part 1 (R)
03.00	Urdu Class: With Huzoor (R)
04.10	Learning Arabic: Lesson No.3 (R)
04.25	Urdu Abad Ka Ahmadiyya Dabistan Topic: Dehli Presented by: Masood Ahmad Dhelvi Sahib
04.55	Homeopathy Class: Lesson No.52 Rec: 13.12.94
06.05	Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.45	Children's Corner: Tarteel-ul-Quran Class Lesson No 10 (R)
07.05	Quiz: The Study of Books Hosts:F.A Khadam Sb, N.A Mubashir Sb
07.45	Saraiky Programme: Friday Sermon Rec: 13.03.98
08.50	Liqa Ma'al Arab: Session No.200 (R)
09.50	Urdu Class: With Huzoor (R)
11.00	Indonesian Service: Tilawat, Hadith......
11.30	Address to Daiyaan Ilallah Workshop
12.05	Tilawat, Dars Malfoozat, News
12.55	Darood Shareef
13.00	Friday Sermon: LIVE
14.00	Documentary: A Trip to a textile mill, Part 1
14.30	Rencontre Avec Les Francophones (New): Rec: 19.07.99
15.35	Friday Sermon: Rec: 23.07.99 (R)
16.35	Children's Corner: Let's Learn Salat, Lesson No.19
17.00	German Service: Quran And Bible,....
18.05	Tilawat, Dars ul Hadith
18.35	Urdu Class(New): With Huzoor Rec: 21.07.99
19.45	Liqa Ma'al Arab: Session No.201 Rec: 17.09.96
20.45	MTA Belgium: Belgian presentation, Part 40
21.15	Medical Matters: Glaucoma Host: Dr Sultan Ahmad Mubashir Sahib Guest: Dr. Naseer Ahmad Mansoor Sahib
21.55	Friday Sermon: Rec: 23.07.99 (R)
22.55	Rencontre Avec Les Francophones(New): (R)

Saturday 17th July 1999
16 Rabi-us-Sani 1420

00.05	Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.45	Children's Corner: Let's Learn Salat No 19 (R)
01.10	Liqa Ma'al Arab: Session No.201 (R) Rec: 17.09.96
02.20	Friday Sermon: Rec: 23.07.99 (R)
03.20	Urdu Class(N): With Huzoor Rec: 21.07.99 (R)
04.30	Computers for Everyone: Part 8
04.55	Rencontre Avec Les Francophones(New): (R)
06.05	Tilwat, Dars ul Hadith, News
06.45	Children's Corner: Let's Learn Salat No.19 (R)
07.15	MTA Mauritius: Children's Class, Part 11
08.10	Medical Matters: Glaucoma (R)
08.45	Liqa Ma'al Arab: Session No. 201 (R)
09.45	Urdu Class(N): With Huzoor Rec: 21.07.99 (R)
10.50	Indonesian Service: Tilawat, Salat, Nazm, Cooking.
12.05	Tilawat, News
12.50	Learning Danish: Lesson No. 33
13.20	Computer for Everyone: Part 8 (R)
13.55	Bengali Service: Various Programmes
14.55	Children's Class(New): with Huzoor Rec: 24.07.99
16.05	Children's Corner:Khutbat-e-Imam Quiz From F/S 19th and 26th September 1997
16.40	Hikayat e Shereen: Story No. 9
16.55	German Service
18.05	Tilawat, Dars ul Hadith
18.30	Urdu Class (New): With Huzoor Rec: 23.07.99
19.55	Liqa Ma'al Arab: Session No.202 Rec: 18.09.96
20.55	Al Tafseer ul Kabir: Lesson No.51 With Munir Adilbi Sahib
21.30	Children's Class(N): with Huzoor (R) Rec: 24.07.99
22.30	Q/A Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec: 22.02.98
23.20	Speech: Muhammad Aslam Shah Sahib Topic: Tarbiyyat e Aulad

Sunday 25th July 1999
17 Rabi-us-Sani 1420

00.05	Tilawat, News
00.40	Children's Corner: Khutbat-e-Imam Quiz (R)
01.20	Liqa Ma'al Arab: Session No.202 (R)
02.25	Canadian Horizon: Children's Class, No.8
03.25	Urdu Class(N): Rec: 23.07.99 (R)
04.30	Learning Danish: Lesson No.33 (R)
04.55	Children's Class(N): With Huzoor Rec: 24.07.99 (R)
06.05	Tilawat, Seerat un Nabi, News
06.55	Review of the Week
07.15	Children's Corner: Khutbat-e-Imam Quiz (R)
07.55	Q/A Session:With Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec: 22.02.98, Mahmoud Hall, London (R)
08.45	Liqa Ma'al Arab: Session No.202 (R) Rec:18.09.96
09.50	Urdu Class(N): with Huzoor (R) Rec:23.07.99
11.00	Indonesian Service:
12.05	Tilawat, News
12.40	Review of the week (R)
12.55	Learning Chinese: Lesson No: 132
13.25	Friday Sermon: Rec: 23.07.99 (R) Delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.25	Bengali Service
15.25	Mulaqat With English Speaking Friends With Huzoor, Rec:07.01.96
16.25	Children's Corner: Children's Class with Huzoor
16.55	German Service
18.05	Tilawat, Seerat un Nabi
18.25	Urdu Class(New): With Huzoor Rec: 24.07.99
19.30	Review of the week
19.50	Liqa Ma'al Arab: Session No.203 Rec: 19.09.96
20.50	Albanian Programme: with Moulana Ata-ul-Kaleem Sahib, Programme No.21, Part 2
21.25	Dars ul Quran: Lesson No.20 Rec: 12.01.99
22.55	Mulaqat With English Speaking Friends Rec: 07.01.96 (R)

Monday 26th July 1999
18 Rabi-us-Sani 1420

00.05	Tilawat, Dars Malfoozat, News
00.45	Review of the week (R)
01.05	Children's Corner: Class with Huzoor (R)
01.35	Liqa Ma'al Arab: Session No. 203 (R) Rec; 19.09.96
02.40	MTA USA: "A meeting with our Neighbour" With Sheikh Mubarak Ahmad Sahib
03.10	Urdu Class(N): With Huzoor (R) Rec;24.07.99
04.15	Learning Chinese: Lesson No: 132 (R) With Usman Chou Sahib
04.45	Mulaqat With English Speaking Guests (R)
06.05	Tilawat, Dars Malfoozat, News
06.50	Children's Corner: Class with Huzoor (R)
07.20	Dars ul Quran: Lesson No.20 (R)
08.45	Liqa Ma'al Arab Session No. 203 (R)
09.50	Urdu Class(N): With Huzoor (R)
10.55	Indonesian Service: Friday Sermon With Indonesian translation
12.05	Tilawat, News
12.40	Review of the week (R)
12.55	Learning Norwegian: Lesson No.26
13.25	MTA Sports: Kabadi Sports Rally Faislabad vs Sargodah
13.50	Bengali Service
14.55	Homoeopathy Class: Lesson No.53 Rec: 19.12.94
16.10	Children's Corner: Class with Huzoor
16.50	German Service
18.05	Tilawat, Dars ul Hadith.
18.30	Urdu Class: Lesson No. 482
19.35	Review of the week (R)
19.55	Liqa Ma'al Arab: Session No.204
20.55	Turkish Programme:Truth About The Imam Mahdi
21.25	Islamic Teachings Host: Sayyed Mubashir Ahmad Sahib
22.00	Homoeopathy Class: Lesson No.53 (R) Rec:19.12.94
23.05	Learning Norwegian: Lesson No.26 (R)
23.25	Documentary

Tuesday 27th July 1999
19 Rabi-us-Sani 1420

00.05	Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.45	Children's Corner: Class with Huzoor (R)
01.15	Liqa Ma'al Arab: Session No.204 (R) Rec:25.09.96
02.30	MTA Sports: Kabadi Sports Rally 1999 (R)
03.00	Urdu Class: Lesson No.482 (R)
04.05	Interview:
04.15	Learning Norwegian: Lesson No.26 (R)
04.55	Homoeopathy Class: Lesson No.53 (R) Rec: 19.12.94
06.05	Tilawat, Darsul Hadith, News
06.55	Children's Corner: Class with Huzoor (R)
07.10	Pushto Programme: Friday Sermon With Pushto translation
08.10	Islamic Teachings: Sabz Ishtihar (R)
08.45	Liqa Ma'al Arab: Session No.204 (R) Rec:25.09.96
09.50	Urdu Class: Lesson No. 482 (R)
10.55	Indonesian Service:
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Swedish: Lesson No.12
12.50	Friday Sermon: Rec: 11.08.89 Delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.05	Bengali Service
15.05	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.17 With Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec:09.11.94
16.10	Children's Corner: Tarteel-Ul-Quran Class Lesson No.11
16.30	Children's Corner: From MTA Lahore Educational Programme Waqfeen e Nau , Part 2
17.00	German Service
18.05	Tilawat, Dars ul Hadith
18.30	Urdu Class: Lesson No: 483
19.45	Liqa Ma'al Arab: Session No.205 Rec: 25.09.96
20.45	Norwegian Service: Contemporary Issue No: 15 The books of The Promissed Messiah (AS)
21.15	Hamari Kaenat: No.9 Presented by Sayed Tahir Ahmad Sahib
21.50	Tarjumatul Quran Class: Lesson No. 17 (R)
22.00	Learning Swedish: Lesson No.12 (R)
23.20	Speech

Wednesday 28th July 1999
22 Rabi-us-Sani 1420

00.05	Tilawat, History of Ahmadiyyat, News.
00.50	Children's Corner: Tarteel-ul-Quran Class Lesson No. 11 (R)
01.10	Liqa Ma'al Arab: Session No.205 (R) Rec:25.09.96
02.15	From the Archives: Friday Sermon (R) Rec: 02.06.89
03.25	Urdu Class: Lesson No. 483 (R)
04.35	Learning Swedish: Lesson No.12 (R)
04.55	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.15 (R) With Hadhrat Khalifatul Masih IV
06.05	Tilawat, History of Ahmadiyyat, News
06.45	Children's Corner: Tarteel-ul-Quran Class Lesson No.11 (R)
07.05	Swahili Service: Friday Sermon Rec: 07.06.96 With Swahili Translation
08.15	Dars ul Hadith: with Jamil ur Rehman Rafiq Sb
08.25	Hamari Kaenat: No.9 (R)
08.50	Liqa Ma'al Arab: Session No.205 (R) Rec:25.09.96
09.50	Urdu Class: Lesson No. 483
10.55	Indonesian Service: Tilawat, Nazm, Mimbar Islam Riwayat Para Sahabat.
12.05	Tilawat, News
12.35	Learning German: Lesson No.15
13.05	Tabarukaat: Speech by Chaudhry Mohammad Zafrullah Khan Sahib
14.10	Bengali Service: Friday Sermon, Rec: 30.10.98, with Bengali Translation
15.20	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.18 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
16.20	Children's Corner: Guldasta No.8
16.55	German Service
18.05	Tilawat, History of Ahmadiyyat
18.30	Urdu Class: Lesson No. 484
19.35	Liqa Ma'al Arab: Session No.206 Rec: 29.09.96
20.35	French Programme: Q/A Session with Huzoor Rec: 10.11.96, Part 3
21.10	MTA Lifestyle: Al Maidah
21.25	MTA Lifestyle: Perahan Sewing Lesson No. 4
21.55	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.18 (R) With Hadhrat Khalifatul Masih IV
22.55	Learning German: Lesson No.15 (R)
23.30	Hua Mein Teray Fazloon Ka Munadi Host: Fuzail Ayaz Ahmad Sahib Guest: Qasim ul Islam Sahib

Thursday 28th July 1999
21 Rabi-us-Sani 1420

00.05	Tilawat, Dars Malfoozat, News
00.50	Children's Corner: Guldasta No.8 (R)
01.20	Liqa Ma'al Arab: Session No.206 (R) Rec: 29.09.96
02.20	Canadian Horizon:
03.20	Urdu Class: Lesson No. 484 (R)
04.25	Learning German: Lesson No.15 (R)
04.55	Tarjumatul Quran Class: Lesson No. 18 (R)
06.05	Tilawat, Dars Hadith, News
06.50	Children's Corner: Guldasta No.8 (R)
07.25	Sindhi Programme: Friday Sermon, Rec: 23.01.98
08.20	MTA Lifestyle: Al Maidah (R)
08.40	Liqa Ma'al Arab: Session No.206(R) Rec: 26.09.96
09.45	Urdu Class: Lesson No. 484 (R) With Hadhrat Khalifatul Masih IV
10.55	Indonesian Service: Tilawat, Riwayat Para Sahabat Dars ul Quran
12.05	Tilawat, News
12.40	Learning Arabic: Lesson No.4
12.55	From The Archives: Q/A with Huzoor Rec: 03.03.96, Part 2
14.05	Bengali Service:Nazm, 'World Class'.
14.20	Bengali Service: A reply to allegations about Ahmadiyyat Rec: 17.03.94
15.15	Homoeopathy Class: Lesson No.54 Rec: 20.12.94
16.15	Children's Corner: Tarteel-ul- Quran Class Lesson No.12
16.35	Children's Corner: Waqfeen-e-nau Programme
16.50	German Service
18.05	Tilawat, Dars Malfoozat.
18.30	Urdu Class: Class No. 485 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.35	Liqa Ma'al Arab: Session No.207 Rec: 02.10.96
20.35	Speech: by Saleem Ahmad Malik Sahib Topic: The Holy Quran, Jalsa Salana UK, 1996
21.10	Quiz Programme: Quran e Kareem Host: Hafiz Rashid Ahmad Javeed Sahib
21.45	Homoeopathy Class: Lesson No.54 (R) Rec: 20.12.94
23.10	Learning Arabic: Lesson No. 4 (R)
23.30	Urdu Adab ka Ahmadiyya dabistan Presenter : Masood Ahmad Dehlvi Sb

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,

Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587

Tel: (0181) 870 8517

Fax: (0181) 870 1095

Vol. 6 | Friday, July 23 1999 | Issue No. 30

جماعت احمدیہ برطانیہ کا ۳۴ واں جلسہ سالانہ

۳۰،۳۱ر جولائی و یکم اگست ۱۹۹۹ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار

اسلام آباد ٹلفورڈ Surrey میں منعقد ہو رہا ہے انشاء اللہ تعالیٰ

جلسہ کی بعض اہم خصوصیات

☆ امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حقائق و معارف سے بھرپور، روح پرور خطابات۔

☆ عالمی بیعت کی ایمان افروز تقریب

☆ عالمی مجلس علم و عرفان

☆ نماز تہجد اور پنجگانہ نمازوں کا باجماعت اہتمام

☆ درس قرآن کریم اور درس حدیث از علمائے سلسلہ

☆ دعاؤں، ذکر الٰہی اور مومنانہ محبت و اخوت کا پاکیزہ ماحول

☆ دینی و علمی موضوعات پر علمائے سلسلہ کی اہم تقاریر۔

جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

...... تقریر: اسلام کی ترقی میں مساجد کا کردار (اردو)۔

مکرم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ

...... تقریر: رسول مقبول صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کا مبارک انداز تبلیغ (اردو)۔

مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب نائب امیر برطانیہ و امام مسجد فضل لندن

...... تقریر: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا صبر و استقلال (انگریزی)۔

مکرم طاہر سیلی صاحب ریجنل مبلغ سکاٹ لینڈ

...... تقریر: ہمارے آباء و اجداد کی عظیم الشان قربانیاں اور ان کے شیریں ثمرات (انگریزی)۔

مکرم محمد ارشد احمدی صاحب صدر جماعت احمدیہ سٹیونیج

...... تقریر: قرآن مجید سب انسانوں کے لئے پیغام ہدایت (انگریزی)۔

مکرم بلال ایٹکن سن صاحب آف ہارٹلے پول

احباب جماعت زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس للہی جلسہ میں شامل ہو کر اس کی برکات سے متمتع ہوں۔

نماز جنازہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۷ر جولائی ۱۹۹۹ء بعد نماز عصر مسجد فضل لندن کے احاطہ میں حسب ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

(۱)...... مکرم ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب: آپ ایک ماہر سرجن تھے۔ آپ نے نصرت جہاں سکیم کے تحت بطور واقف زندگی ڈاکٹر گھانا، نائیجیریا اور سیرالیون میں خدمات سرانجام دیں۔ آسوکورے (گھانا) میں ہسپتال قائم کیا اور بڑے پیچیدہ آپریشن کئے جس سے ملک میں احمدیت اور ہسپتال کو خاص شہرت نصیب ہوئی۔ اب یہ ہسپتال ان کے بیٹے مکرم ڈاکٹر تاثیر صاحب کی زیر نگرانی خدمت میں مصروف ہے۔ ڈاکٹر صاحب نیک دل، خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار اور احمدیت کی خدمت میں ہمہ تن مصروف رہتے تھے۔ ان کے بیٹے ڈاکٹر تاثیر صاحب، صاحبزادی امۃ الحکیم صاحبہ کے داماد ہیں۔

(۲)...... مکرم سید فضل احمد صاحب آف پٹنہ بہار، انڈیا۔ آپ نے صوبائی امیر کے طور پر خدمات سرانجام دیں۔ آپ نیکی، تقویٰ اور علم کے میدان میں بھی نمایاں تھے۔ کئی بار قادیان دارالامان کے جلسہ پر تقریر کرنے کی سعادت پائی۔ آپ چونکہ علاقہ میں پولیس کے بڑے افسر رہے اور بڑی دیانت داری سے عوام کی خدمت کرتے تھے اس لئے حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔ سیاسی اور سماجی حلقوں میں یکساں مقبول تھے۔

(۳)...... مکرم محمود احمد بشیر صاحب: آپ ضلع جھنگ کے امیر جماعت تھے۔ انتہائی مخلص، فدائی اور بے لوث خدمت کرنے والے انسان تھے۔ آپ حضرت مولانا نذیر احمد صاحب علی کے بھتیجے تھے۔

(۴)...... مکرم محمد یلیین صاحب لکھنوی۔ آپ "المصلح" میگزین کراچی کے ایڈیٹر تھے۔ نہایت صاحب ذوق انسان، مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ آپ نے جماعت کی مختلف رنگ میں خدمت سرانجام دی ہے۔ ابتداء میں محترم صاحبزادہ ایم۔ ایم۔ احمد صاحب کے ساتھ کام کیا۔ پھر یو۔ این۔ او۔ میں چیف اکنامک ایڈوائزر کے طور پر کام کیا۔

(۵)...... مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا نثار احمد صاحب، بہو مرزا عبدالحق صاحب سرگودھا، ہمشیرہ مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ، مبلغ سلسلہ یو۔ کے۔ آپ بہت مخلص اور صابرہ شاکرہ خاتون تھیں اور موصیہ تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

بقیہ: نیوکلیئر بلیک میلنگ از صفحہ ۱۳

شروع ہوئے۔ اسرائیلی سفیر نے نقشہ کی مدد سے ہنری کسنجر کو بتایا کہ ہربت ذکریہ کے علاقہ میں تین F-14 طیارے کھڑے ہیں۔ ان تینوں پر ایٹم بم لدے ہوئے ہیں۔ نو بجے یہ طیارے اڑیں گے اور نو بجکر بیس منٹ پر مصر، اردن، سعودی عرب، سوڈان، چاڈ اور لیبیا دنیا کے نقشہ سے معدوم ہو جائیں گے۔ اسرائیلی سفیر کی بات سن کر ہنری کسنجر پسینے سے شرابور ہو گیا اور اس پر عجیب گھبراہٹ کا عالم طاری ہو گیا۔ اسرائیلی سفیر کی طرف سے پیش کئے گئے تمام مطالبات آٹھ بجکر پچاس منٹ پر مان لئے گئے اور اس طرح ایٹمی بلیک میلنگ کا یہ دور اسرائیل نے کامیابی سے جیت لیا۔ ۹ر اکتوبر ۱۹۷۳ء کی رات کو امریکی طیارے پیراشوٹوں کی مدد سے اسرائیل مورچوں پر انتہائی جدید اسلحہ پہنچا چکے تھے اور اسرائیلی شکست فتح میں تبدیل ہو چکی تھی۔ ان تفصیلات کا پہلی بار انکشاف محمد حسین ہیکل نے کیا اور اسکی تصدیق مشہور محقق اور مصنف Sey-Mour-M-Hersch نے اپنی کتاب Semsun-Option میں ۸ر اور ۹ر اکتوبر ۱۹۷۳ء کی رات کو دنیا کی حساس ترین رات قرار دے کر کیا۔ بعد ازاں ہنری کسنجر اور صدر سادات ملاقات میں بھی اس بلیک میلنگ کا تفصیلی ذکر ہوا۔

بقیہ: بانی سلسلہ احمدیہ کی مہمانوازی کے ایمان افروز واقعات از صفحہ ۱۰

حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ روایت کرتے ہیں کہ میں بھی ساتھ ہو لیا۔ حضرت صاحب اس وقت اتنی تیزی کے ساتھ ان کے پیچھے گئے کہ قادیان سے اڑھائی میل پر نہر کے پل کے پاس انہیں جا لیا اور بڑی محبت اور معذرت کے ساتھ اصرار کیا کہ واپس چلیں اور فرمایا آپ کے واپس چلے جانے سے مجھے بہت تکلیف ہوئی ہے۔ آپ یکہ پر سوار ہو جائیں میں آپ کے ساتھ پیدل چلوں گا۔ مگر وہ احترام اور شرمندگی کی وجہ سے سوار نہ ہوئے اور آپ انہیں اپنے ساتھ لے کر قادیان واپس آگئے اور مہمان خانہ میں پہنچ کر ان کا سامان اتارنے کے لئے آپ نے اپنا ہاتھ یکہ کی طرف بڑھایا مگر خدام نے آگے بڑھ کر سامان اتار لیا۔ اس کے بعد حضرت صاحب ان کے پاس بیٹھ کر محبت اور دلداری کی گفتگو فرماتے رہے اور کھانا وغیرہ کے متعلق بھی پوچھا کہ آپ کیا کھانا پسند کرتے ہیں اور کسی خاص کھانا کھانے کی عادت تو نہیں؟ اور بڑی شفقت کے ساتھ باتیں کرتے رہے۔

دوسرے دن جب یہ مہمان واپس روانہ ہونے لگے تو حضرت صاحب نے دودھ کے دو گلاس منگوا کر ان کے سامنے بڑی محبت سے پیش کئے اور پھر دو اڑھائی میل پیدل چل کر بٹالہ کے رستے والی نہر تک چھوڑنے کے لئے ان کے ساتھ گئے اور اپنے سامنے یکہ پر سوار کرا کے واپس تشریف لائے۔

اسی عظیم خلق کے نتیجہ میں لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بنیاد رکھی گئی۔ لنگر خانہ کی تاریخ کا مطالعہ غیر معمولی طور پر ایمان کی تازگی کے سامان مہیا کرتا ہے۔

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ (مینجر)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔